لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ — ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲٦ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۳

Calcutta: Wednesday, December 24, 1913.

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ ـ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲٦ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, December 24, 1913.

فہرس

آخر الانباء	۱
شذرات (اجتماع عظیم)	۲
مقالۂ افتتاحیہ (مستقبل بلاد عثمانیہ)	۵
مقالات (چہ دیدم در ہندوستان)	۹
برید فرنگ (مسئلۂ شام)	۱۱
مذاکرۂ علمیہ (طبقات الارض)	۱۳
المراسلۃ و المناظرۃ (طریق تسمیہ و تذکرۂ خوانین)	۱۵
شئون عثمانیہ (دولت اسلامیہ کے ایک عضو مقطوع کا انجام)	۱۷
اطلاع (محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں سر تھیوڈر ماریسن)	۱۹
مراسلات (مکتوب مدینہ منورہ)	۲۰
بقیہ برید فرنگ (شہادت امداد)	۲۰

تصاویر

خواجہ کمال الدین	۳
شط " دجلہ " بغداد	٦
" تاج " آگرہ کا ایک ستون	۷
حضرۃ کاتب خبیر ' السید محمد توفیق بے نزیل ہند	۹
توفیق بے ' بصری بے ' مولانا شبلی نعمانی	۱۰

جنوبی افریقہ

مجلس تفتیش کی ترکیب عمداً جسقدر ناقص رکھی گئی ہے اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اسکے ایک ممبر مسٹر ویلی بھی ہیں جو ان افواج کے لفٹنٹ کرنل ہیں جنکے طرز عمل کی تحقیقات یہ مجلس کریگی ' نیز حال میں تین پونڈ ٹیکس کی علانیہ تائید بھی کرچکے ہیں - ظاہر ہے یہ ایسی مجلس پرجسمیں ایک طرف تو ایک فریق کی نیابت کا نام صفر ہو ' دوسری طرف ایک فریق کا افسر بالا عضو مجلس ہو ' عدم طمانیت ایک متوقع بلکہ ناگزیر امر تھا - گذشتہ ہفتہ اس مجلس کے خلاف کیپ ٹون ' جو ہانسبرگ ' کمبرلی ' پوچف اسٹروم ' وغیرہ وغیرہ تمام ہندوستانیوں کے مرکزوں میں احتجاجی جلسے ہوے - ڈربن کے جلسے میں صدر نے مسٹر ویلی کی خبر عضویت مجلس پر سخت اعتراض کیا - کیپٹون اور ٹاون میں ہندوستانیوں کے مصائب و مشکلات کی تحقیق اور مجلس تفتیش میں انکی کافی نیابت کے متعلق رزولیوشن پاس ہوے -

مگر جیسا کہ مسٹر گوکھلے کے نام نٹال انڈین ایسوسی ایشن کے تار سے معلوم ہوتا ہے ' کہ حکومت جنوبی افریقہ ان تمام احتجاجات و مطالبات کے جواب میں مہر بلب ہے - جسکے معنی یہ ہیں وہ اس ضوضاء و غوغا اور شور و فغاں کو ایک مرغ بے بال و پر کی فغاں سنجی سمجھتی ہے اور اسلیے انکو کوئی وزن دینا نہیں چاہتی !

اگرچہ بظاہر ریوٹر ایجنسی محض قاصد و خبر رساں ہے ' لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ترویج کذب و خدع کا بھی کبھی کبھی آلہ بن جاتی ہے - اگر آپ وہ تار بھولگئے ہیں جو اس نے جنگ طرابلس و بلقان کے اثناء میں بھیجے تھے ' تو یقیناً ابھی وہ تار تو نہ بھولے ہونگے جو اس نے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی بغاوت و سرکشی ' اور حملہ و قانون شکنی ' حکومت کے ناگزیر تدابیر حفظ امن و نظام ' اور مراسلہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف کی شہادت برأت حکومت کے متعلق دیے تھے -

۱۷ - دسمبر کو اس نے ایک نیا شگوفہ کھلایا - جنوبی افریقہ میں دوبارہ اسٹرائک کے احتمال اور بشرط وقوع اسکی وسعت و حسن تنظیم کا ذکر کرتے ہوے اپنی لسان تلغرافی میں مسٹر گوکھلے کے تار اور اسکی غلط تفسیر کا اسطرح ذکر کیا ' جس سے ہر پڑھنے والے پر یہ اثر پڑتا تھا کہ اگر ابکی اسٹرائک ہوئی تو اسکا باعث مسٹر گوکھلے کا تار ہوگا -

مسٹر گوکھلے نے اسکی تردید شائع کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ ان تاروں کے علاوہ جو بغرض استفسار حال بھیجے گئے ہیں ' ۱۹ کی صبح سے میں نے کوئی تار اس موضوع پر نہیں بھیجا - ۱۹ کو جو تار بھیجا ہے وہ نٹال انڈین ایسوسی ایشن کے تار کا جواب ہے - یہ تار بھی مسٹر گوکھلے نے شائع کردیا ہے - اسمیں انھوں نے آیندہ پالیسی کے متعلق اظہار کردہ ' سخت حزم و تحوط کی تاکید ' اور سر فیروز شاہ مہتا سے ملنے کے بعد تار دینے کا وعدہ کیا ہے -

۱۸ - دسمبر کو مجلس تفتیش نے نشست شروع کی - جج سالومن نے کہا کہ " تحقیقات کو حتی الامکان مکمل بنانے کے لیے مجلس نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ وہ مسرس گاندھی ' پولک ' کیلن بیچ ' اور ان تمام اسٹرائک کے لیڈروں کو چھوڑ دیے ' جو اسوقت جیل میں ہیں - اگر یونین گورنمنٹ ' نٹال انڈین ایسوسی ایشن ' اور وہ تمام لوگ ' جنکو اس معاملہ سے دلچسپی ہے ' کونسل کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کریں ' تو اس سے کام بہت آسان ہوجائیگا - اگر حکومت ہند اپنا وکیل بھیجنا چاہتی ہے تو اس کو حق حاصل ہے " -

مجلس کا آیندہ اجلاس ۱۲ - جنوری کو ڈربن میں ہوگا -

غالباً یہ مجلس کی سفارش ہی تھی جسکی بناء پر مسرس گاندھی ' پولک ' کیلن بیچ وغیرہ کو زبانی وعدہ پر چھوڑ دیا گیا ہے - اسٹیشن پر ان اسیران راہ شرف و انسانیت کے استقبال میں وہ تمام جوش و خروش دکھایا گیا ' جسکے نمونے ہم ہندوستان کے مسلمانوں میں ہر مدعی لیڈری کے استقبال میں دیکھتے ہیں - اس موقعہ پر جو امر قابل خصوصیت و قابل ذکر ہے وہ مسٹر گاندھی کا ثبات و استقلال ہے -

یہ مجسمہ شرف و فضل جب اپنے وطن عزیز کی مظلومیت کے ماتم اور اپنے اخوان وطن کے ساتھہ مساوات و ہمسری کے اظہار کے لیے مزدوروں کا لباس پہنے ہوے ڈربن کے جلسے میں آیا ' تو مجمع جسکی تعداد پانچ ہزار تھی ' یکسر جوش و خروش ہوگیا - مسٹر گاندھی ' پولک ' اور کیلن بیچ نے نہایت آتشین تقریریں کی - ایک رزولیوشن مجلس تفتیش میں ہندوستانیوں کی عدم شرکت کے خلاف پاس ہوا - دوسرے رزولیوشن میں حکومت پر زور ڈالا گیا کہ وہ کمیشن میں ایسے یورپین اشخاص مقرر کرے ' جنھیں ہندوستانی بھی مانتے ہوں - آخر میں یہ طے ہوا ' کہ اگر یہ مطالبات پورے کیے جائیں ' تو مقاومت مجہول تا فیصلہ مجلس تفتیش ملتوی رکھی جائے ' ورنہ از سر نو زور و شور کے ساتھہ شروع کی جاے -

مسٹر گاندھی نے یہی خیالات رویٹر کے وکیل سے بھی ظاہر کیے ہیں -

اگر آپ ذوق آشناے درد ہیں اور اس لذت کو ضائع کرنا نہیں چاہتے تو ضرور ہے کہ ناخن زخم کی خبر گیری کرتے رہیں ' ورنہ اگر زخم خشک ہوگیا تو نہ پھر وہ لذت درد ہوگی ' نہ وہ شورش جنون -

مسٹر گاندھی کہ جامع شرائط و صفات قیادت ہیں ' اس نکتہ سے غافل نہیں - انھوں نے طے کرلیا ہے کہ اپنے وطن عزیز و محبوب کے ماتم میں مزدوروں کے لباس میں رہنے کے علاوہ ۲۴ گھنٹہ میں صرف ایک بار کھانا کھائینگے فثبت اللہ اقدامہ و عظم اجورہ و رزقنا من امثالہ -

تیسری ششماہی
کا
اختتام

الہلال کی تیسری جلد کا یہ آخری نمبر ہے - سال تمام کی تعطیل میں آیندہ نمبر نہیں نکلے گا - جن مشترکین کرام کا نیا سال اشتراک آیندہ جنوری سے شروع ہوگا ' براہ کرم وہ دفتر کو مطلع فرمائیں کہ آیندہ انکی خدمت میں وی - پی روانہ کیا جاے یا نہیں ؟ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

اجتمـــاع عظیـــم

دعـوة و تبلیـــغ اســـلام

اجتماع - ۲۱ - دسمبر - ٹون هال - کلکته

خواجه کمال الدین

کنتم خیر امة اُخرجت للناس ' تـامـرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و تومنون بالله ' و لـو امن اهل الکـتاب لکان خیراً لهـم ' و منهـم المومنون، و اکثـر هـم الفـاسقـون - (۳ : ۱۰۶)	تـم دنیـا کي تمام اُمتوں سے بهترین امت هو که نیک کاموں کا حکم دیتے هو ' بـرائیوں سے روکتے هو ' اور الله پر ایمان رکھتے هو ' اور اگر اسي طرح یهود اور نصـاریٰ بھي سب کے سب ایمان لے آتے تو یه اُنکے حق میں بهتـر تھا ' مگر اُن میں سے بعض ایمان لے آئے اور افسوس که اکثر مبتلاے ضلالت هیں !

گذشته اشاعت میں دعوة و تبلیغ اسلام کے متعلق جس جلسے کے انعقاد کي خبـر دي گئي تھي ' وه ۲۱ - دسمبر کو بعد ظهـر ٹون هال میں منعقد هوا -

اعلان میں دو بجے کا وقت مقرر کیا گیا تھا ' مگر قبل اسکے که دو بجیں ' تمام هال حاضرین سے رک چکا تھا ' اور ایک کرسي بھي خالي نه تھي جو تازه واردین کي منتظر هو -

تلاوت مقدسهٔ قرآن کریم سے جلسه کا افتتـاح هوا ' اور مسٹر سید محمد شریف بیرسٹر اٹ لا کي تحریک اور مسٹر محمد محسن سپرنٹنڈنٹ فشریز کي تائید سے جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب ریٹائر ڈپٹي کلکٹر کلکته صدارت کیلیے منتخب هوے -

جناب مولوي صاحب کي افتتاحي تقریر مختصر ' مگر جامع تھي - انهوں نے سب سے پہلے مسئلهٔ اشاعت و تبلیغ اسلام کي اهمیت کي طرف حاضرین کو توجه دلائي ' پھر اسـلام کي اُس تبلیغي قوة الهیه کي طرف اشاره کیا جو خود بخود بغیر کسي خارجي سعي و کوشش کے اسکي صداقت کو مختلف شکـلوں اور هیئتوں میں پھیلاتي ' اور دنیا کے دور دراز حصوں سے اپني حقانیت کا اعتراف کراتي هے - انهوں نے کہا که اسـلام انسانیت کي جسماني و معنوي اصلاح و فلاح کا ایک ایسا ساده و فطري دستور العمل هے جسکے اعتقاد و اعتراف کیلیے کبھي بھي تلوار اور جبر کي ضرورت نهیں هوئي بلـکه طبیعت بشري نے همیشه خود بخود اسکا استقبال کیا هے ' اور انسان خواه تمدن و علوم میں کتنا هي ترقي کر جاے ' لیکن اسکي احتیـاجات حیات جسماني و روحاني اسے مجبور کرتي هیں که مذهبي صداقت کو تـلاش کرے اور وه ایک هي هے : و ان الدین عند الله الاسلام !

اسکے بعد انهوں نے اُس غفلت و سرشاري کي طرف توجه دلائي جو صدیوں سے عالم اسلامي پر طاري هے اور جسکا حسرت انگیز نتیجه یه هے که جو قوم اصـلاح عالم کیلیے دنیا میں آئي تھي ' وه خود اصـلاح کي محتاج هو گئي هے ' اور جو هاتھ بلند کیے گئے تھے تا که تمام دنیا کیلیے اشارهٔ هدایت کا کام دیں ' وه بد بختانـه خود دوسـروں کے دست هدایت کا انتظار کر رهے هیں !

انهوں نے کہا که " غفلت انتهائي اور تاریکي شدید هے ' فرض بھلادیا گیا اور مقصد گم هے ' ایسي حالت میں انگلستان کے طبقهٔ امرا میں سے ایک صاحب فکر و فضل شخص کا ' یعنے لارڈ هیڈلي بالقابه کا مشرف به اسلام هونا ' یقینـاً ایک ایسي خبر هے جو نه صرف اسلام کي تاثیر صداقت و حقانیت هي کي ایک تازه ترین مثال هے بلکه صداقت کے اس قدیمي اور دائمي معجزے کو بھي واضح کرتي هے که جس درجه حق کي معیت کیلیے انسان مجبور هے ' اتنا هي حق اپنے کاروبار صداقت میں اُسکي اعانت سے بے پروا هے ' اور وه اپنے اندر ایک ایسي قوت رکھتا هے جو خود هي نشوؤ نما پاتي هے -

" میں اُس پامال اور فرسوده اعتراض کي طرف متوجه نهونگا ' جس کا بار بار جواب دیا جا چکا هے ' اور جو اب هر صاحب فکر و علم کي نظر میں اپنـا اثر کھو چکا هے - یعني اسلام کي اشاعت بزور شمشیر ' لیکن کم از کم اُن متعرضین کو سر دست یه یاد دلا دینا بهتر هوگا که لارڈ هیڈلے کو مجبور کرنے کیلیے کوئي خوں ریز تلوار نهیں چمکي تھي !

لارڈ موصوف انگلستان کے امراء میں ایک صاحب فکر شخص هیں ' جو متصل تیس چالیس سال سے اسلام کا مطالعه کو رهے تھے - انهوں نے اعلان اسلام کے بعد جو تصریحات اپنے بارے میں کي هیں ' اس سے انکے اس مقدس اجتهاد فکر کا اندازه کیا جا سکتا هے - پس هماري موجوده مسرت صرف اس بنا پر نهیں هے که حلقه بگوشان اسلام میں ایک یوروپین امیـر کا اضافه هوگیـا ' بلکه صرف اسلیے که ایک متلاشي روح بغیر کسي خارجي تحریک و سعي کے محض اپنے طلب صادق اور جستجوے حقیقت سے منزل هدایت تـک پهنچي ' اور اُن تمام بیڑیوں کے توڑنے میں کامیاب هوئي جو سوسائٹي اور رسم و رواج کے تعبد کي انسان نے اپنے پاؤں میں پہن لي هے -

حضرات ! همارا فرض هے که هم اپنے مهمان کا خیر مقدم بجا لائیں اور ساتھه هي جهـاد حق اور ایثار و فدویت کي اُس مثال عظیم کي وقعت کے اعتراف میں بخل نه کریں جو جناب خواجه کمال الدین بي - اے - مقیم لندن نے اس بارے میں همارے سامنے پیش کي هے - جیسا که آپ تمام لوگوں پر واضح هے ' خواجه صاحب بغیر کسي جماعتي اور قومي اعانت کے محض اپنے ذاتي ولولهٔ و شوق سے انگلستان گئے ' اور اشاعت اسلام کا کام شروع کر دیا - کوئي کام جو اپنے اندر سچائي رکھتا هو ' کبھي بھي ضائع نهیں جاتا - چند ماه کے قیام کے بعد هي انهوں نے ثابت کر دیا هے که اُنکا مشن کس درجه بهترین توقعات کا مستحق هے - کچھه شبه نهیں که لارڈ هیڈلي جو عرصے سے اپنے اندر اسلام کي صداقت کا اعتراف رکھتے تھے ' ایک ایسے رفیق کے منتظر تھے ' جو انکے بعض شکوک کا ازاله کر دے ' اور

جسکي رفاقت اس جنگ عظیم میں انکے لیے معین و مددگار هو ' جو صداقت اور بند رسم و رواج و تقلید ابا و اجداد میں انکے سامنے جہریا تھي - پس خواجه کمال الدین کے مشن کو خدا نے عین موقعه پر بهیجدیا تا که وہ اس خدمت کو انجام دے -

حضرات ! همارا مقدم فرض ہے که اس موقعه پر هم سب خواجه صاحب کي اعانت کیلیے اتهه کهڑے هوں ' اور انهیں اس مقدس راہ میں تنہا نه چهوڑ دیں ' جو في الحقیقت هم سب کي راہ ہے "

اسکے بعد پہلا رزولیوشن پیش کیا گیا :

" مسلمانان کلکته کا یه جلسه خواجه کمال الدین بي - اے - کا دلي شکریه ادا کرتا ہے که وہ اسلام کو اقوام یورپ کے سامنے اسکي اصلي روشني میں پیش کررہے هیں ' اور جو غلط فهمیاں اور توهمات یورپ میں صدیوں سے قائم هیں ' اسکے استیصال کیلیے کوشش کررہے هیں - نیز یه جلسه انهیں مبارک باد دیتا ہے که انکي ابتدائي کوششوں کے نتائج نہایت امید افزا هیں "

ایڈیٹر الهلال نے اس رزولیوشن کو پیش کرتے هوے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام کے موضوع پر کامل ایک گهنٹے تک تقریر کي ' اور بالتفصیل اُن تمام موانع کار کو بیان کیا ' جنکي وجه سے یه مسئلۂ باوجود ایک تسلیم کردہ اور ضروري العمل مسئله هونے کے ' اب تک هندوستان میں عملي نمونے پیش نه کرسکا -

تقریر کے آغاز میں انهوں نے کہا که :

" کاموں کیلیے وقت محدود ' لیکن ضرورتیں نہایت وسیع هوتي هیں - میں اگر مسئلۂ دعوت اسلام کي ضرورت و اهمیت کے متعلق کچهه عرض کرنا چاهوں تو یه خود ایک موضوع مستقل ہے - اگر میں کهوں که اسلام کا اصل اساس اعلان حق اور امر بالمعروف ہے تو اسکي تشریح و توضیح کیلیے کئي مبسوط تقریروں کا مجموعي وقت مطلوب ہے - اگر آپکو یاد دلانا چاهوں که دنیا کي هر قوم اسلیے آئي تا که اپني هستي قائم کرے ' لیکن مسلمانوں کا ظہور صرف اسلیے هوا تا که دنیا کے تمام انسانوں کو حق و صداقت کے لیے ایک قوم بنا دیا جاے ' تو اس افسانے کیلیے بهي شب هاے طویل و روز هاے دراز چاهئیں :

فرصت دیدن گل آہ که بسیار کم ست
آرزوے دل مرغان چمن بسیار است

پس میں وقت کي ضرورت پر نظر رکهکر صرف ایک هي پہلو پر چند کلمات عرض کرنا چاهتا هوں ' یعنے " مسئلۂ تبلیغ اسلام کے وسائل عمل و موانع کار "

آج تقریباً ایک قرن سے هندوستان کے اندر بار بار اسکا غلغله بلند هوچکا ہے - بکثرت انجمنیں اس غرض سے قائم هوئیں ' اور متعدد اشخاص نے نہایت عظیم الشان اعلانات کے ساتهه انظار و قلوب کو اپني طرف متوجه کیا - با ایں همه اس مسئله کے ابتدائي عقدے بهي اب تک لاینحل هیں ' اور اجتماعي و مشترکه اعمال ملت کے اس عصر پر شور میں ایک انجمن ' ایک مدرسه ' ایک کانفرنس ' اور ایک مختصر سي جماعت بهي ایسي نہیں ہے ' جسکي نسبت بغیر کسي شرمندگي کے دعوا کیا جاسکے که اس نے اس مسئله کي حقیقت عملیه کو پالیا ہے -

دنیا میں عمدہ افکار اور نیک ارادوں کي کبهي بهي کمي نہیں رهي - اصلي سوال عمل اور کار فرمائي کا ہے - مسئلۂ اشاعت اسلام کي ضرورت مسلم و معروف ہے - هر مسلمان کو اسکا اعتراف ہے ' اور هر شخص چاهتا ہے که اسکے بہترین نتائج اسکے سامنے موجود هوں - لیکن دیکهنا یه ہے که با ایں همه اعتراف و اذعان ' وہ کیا موانع کار هیں ' جنکي وجه سے اب تک سررشتۂ عمل تک همارے هاتهه نه پہنچ سکے "

اسکے بعد نہایت تفصیل کے ساتهه اُن تمام موانع کار کو ایک ایک کرکے بیان کیا ' اور چونکه مسئلۂ اشاعت اسلام پر ایک مبسوط مقالۂ افتتاحیه عنقریب الهلال میں لکهنا ہے ' اسلیے اسکا اعادہ یہاں ضروري نہیں -

آخر میں مقرر نے کہا :

" یہي اسباب و موانع تهے ' جنکي وجه سے آج تک میں نے اس مسئلۂ کے متعلق کسي اعلان میں حصه نه لیا ' اور همیشه اسي پر نظر رکهي که جو لوگ گرمي کے متلاشي هیں انهیں پہلے ایندهن کي تلاش میں نکلنا چاهیے -

لوگوں نے مجهپر اعتراضات کیے ' اور کبهي غفلت ' اور کبهي اعراض کے الزام کا مورد قرار دیا - بعض نے کہا که میں سیاست کو مذهب پر ترجیح دیتا هوں ' اور بعض نے الزام کو اس حسن ظن بیجا کي آمیزش سے ممزوج کیا که جس کام کیلیے موزوں هوں ' اُسے نہیں کرتا ' مگر جس کام کیلیے مضر هوں ' اسکے انہماک سے باز نہیں آتا -

لیکن اے حضرات ! ما لهم بذالک من علم ان یتبعون الا الظن ' و ان الظن لا یغني من الحق شیئا - وہ جس سیاست کو مذهب پر ترجیح دینے کا سوء ظن رکهتے هیں ' میں اُسے عین مذهب سمجهتا هوں ' پهر میں نہیں جانتا که میں جو کچهه کررها هوں یه مذهب ہے یا سیاست ' اور وہ که مجهے پالیٹکس میں دیکهکر متاسف هیں ' اور چاهتے هیں که اس معرکه زار میں میرے حملوں سے امان پائیں ' اور اس لیے میري دیني قابلیتوں کے اعتراف میں نہایت فیاض هیں - افسوس که انکے لیے بهي میرے پاس کوئي تشفي نہیں ' کیونکه میں جو کچهه کررها هوں ' اسکے لیے میرے پاس بصیرت موجود ہے ' اور معترضین کو صرف یہي چاهیے که صبر کریں ' تا خدا کا هاتهه انهیں وہ دکهلا دے ' جو آج میں انهیں سمجها نہیں سکتا : و لو انهم صبروا ' حتی تخرج الیهم لکان خیراً لهم -

یه میرے اختیار میں تها که میں اشاعت اسلام کي اُن صداؤں میں حصه لیتا ' جو نہایت غلغله انداز اور موثر هیں لیکن اس سے زیادہ انکے اندر اور کچهه نہیں ہے - بهت آساني سے ممکن تها که میں فوراً ایک انجمن کے قائم کردینے کا اعلان کردیتا ' اور ایک مشن امریکه کو ' ایک انگلینڈ کو ' اور ایک جاپان کو روانه کرنے کے خواب سے هر شخص مسرور هو جاتا لیکن میں نے اِن دنوں میں سے ایک بات بهي نہیں کي بلکه - کبهي اشاعت اسلام کا تذکرہ بهي نہیں کیا - یه صرف اسي لیے تها که اس مسئله کي حقیقت مجهپر منکشف تهي ' یه تمام موانع نظروں کے سامنے تهے ' اور میں جانتا تها که اس کام کیلیے علم ' اور ایثار ' یا دماغ اور دل ' دونوں کي ضرورت ہے ' اور بدبختي یه ہے که ان دونوں میں سے ایک شے بهي همارے پاس نہیں -

لیکن برادران ملت ! با وجود ان تمام حالات کے میں اب بالکل تیار هوں که اشاعت اسلام کي صدا بلند کروں ' اسلیے که اس تاریکي میں مجهے ایک روشني نظر آئي ہے ' اور تاریکي جتني شدید هو ' اتني هي روشني کا چهرہ بهي زیادہ جمیل و محبوب هوتا ہے - میں اهلیت اور صلاحیت کو بهي اپنے سامنے دیکهتا هوں ' اور ایثار و خلوص بهي که شرط اولین راہ تهي ' میرے سامنے موجود ہے - یعني میں خواجه کمال الدین بي - اے - مقیم انگلستان کي نسبت کچهه کہنا چاهتا هوں "

اسکے بعد مقرر نے خواجه صاحب کے ضروري حالات به تفصیل بیان کیے ' اور کہا که سب سے بڑي توقع جو اس جهاد حق کے

واقعه نے پیدا کردی ہے ' وہ یہ ہے کہ بغیر کسی اعلان و اظہار کے ' بغیر کسی ادعاؤ مواعید کے ' اور بغیر کسی قومی اعانت کی طلب کے ' وہ خود بخود انگلستان چلے گئے - اپنا روپیہ صرف کیا اور مقیم ہوگئے ' اور حقیقت یہ ہے کہ یہ راہ بغیر ذاتی قربانی کے طے نہیں ہوسکتی ' اور محض انجمنوں کے غلغلے وہ کام نہیں کرسکتے ' جسکے لیے جاں نثار دلوں کے خاموش اضطراب کی ضرورت ہے :

کاں را کہ خبر شد ' خبرش باز نیامد

اسکے بعد لارڈ هیڈلے کا ذکر کرتے ہوے کہا کہ " صدر مجلس نے اپنی تقریر میں ایک اہم امر کی طرف اشارہ کیا ہے ' اور میں مزید توضیح کرونگا - اسلام اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ وہ انسانوں کے اعتراف و انقیاد سے متاثر ہو - اگر ایک لارڈ هیڈلے کی جگہ تمام یورپ اور امریکہ کے اُمرا اور صاحبان تاج و سریر اسکے آگے جھک جائیں ' تو اسکی عظمت و جبروت میں ایک ذرہ بھر اضافہ نہیں کرسکتے ' اور اگر تمام دنیا اس سے منحرف ہو جاے ' جب بھی اسکی صداقت کی عزت نقص و زوال سے مبرا و منزہ ہے - خدا کی صداقت انسانوں کی اعانت کی محتاج نہیں - اگر انسانوں کی زبانیں اسکا اعتراف نہ کریں ' تو وہ سمندر کے ہر قطرے اور خاک ارضی کے ایک ایک ذرہ سے گواہی دلا سکتا ہے :

گر من آلودہ دامنم ' چہ عجب ؟
همه عالم گواہ عصمت اوست !

مسلمان خواب غفلت میں سرشار ہیں تو کیا دین حق کی اشاعت رک گئی ہے ؟ کون سا مشن ہے جو افریقہ کی وحشی آبادیوں میں کام کررہا ہے ' اور کونسی تبلیغی مہم ہے جس نے اقصاے سوڈان اور شمالی نائجیریا کے تمام باشندوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا دیا ہے ؟ کیا یہ صداقت کا اصلی معجزہ ' اور خدا کے ہاتھہ کی ایک قدرتی نمائش نہیں ہے ؟

پس اگر لارڈ هیڈلے یا بعض دیگر امراے مغرب اسلام قبول کرتے ہیں تو فی نفسہ پیروان اسلام میں چند افراد کا اضافہ کوئی ایسا واقعہ نہیں جو ہمارے لیے عجیب ہو - اس کاروبار کی تاریخ تو ابتدا ہی سے عجیب رہی ہے ' اور تاریخ اسلام کا پڑھنے والا ایسے ایسے عجیب منظروں کا خوگر ہے کہ اب دنیا میں اسکے لیے کوئی شے عجیب نہیں !

البتہ ہم لارڈ موصوف کو مبارک باد دیتے ہیں کہ وہ تلاش حق مین کامیاب ہوے ' جو روح انسانی کا ایک مقدس فرض ہے ' اور نہایت مسرت و ابتہاج سے ایک ایسے برادر دینی کا خیر مقدم بجا لاتے ہیں ' جس کی تلاش یکسر مجتہدانہ تھی ' اور جس نے بغیر کسی خارجی تحریک و اثر کے منزل ہدایت کو پا لیا ! "

تقریر کا اختتام ان کلمات پر تھا کہ :

" وقت آگیا ہے کہ مسلمانان ہند وقت کی مساعدت ' موسم کی موافقت ' اسباب کی فراہمی ' اور توفیق الہی کی بخشش کے اس بہترین وقت کو سمجھیں ' اور خواجہ کمال الدین کو اس راہ میں تنہا نہ چھوڑیں - خدا کے کاروبار ہماری اعانت کے محتاج نہیں - انتم الفقراء الی اللہ ' و اللہ هو الغنی الحمید - اور ایثار و خلوص ایک طاقت ہے ' جسکی عزت کو خدا کبھی بھی شرمندۂ ناکامی نہیں کرتا ' اسکا وعدہ ہے کہ : انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثی - پس آج مسلمانان ہند خواہ اس مشن کی مدد کریں ' خواہ اُسے تنہا چھوڑ دیں - اگر پیغام سچ ہے ' اور پیغام بر مخلص ' تو یاد رکھو کہ اُسکی کامیابی بھی قطعی ہے - البتہ اگر تم نے اسکی اعانت و خدمت کی سعادت حاصل نہ کی ' تو یہ شرمندگی و رسوائی کا ایک داغ سیاہ ہوگا ' جو مسلمانان ہند کے چہروں پر ہمیشہ کیلیے لگ جائیگا - فبشر عبادی الذین یستمعون القول ' فیتبعون احسنه ' اولئک الذین هداهم الله ' و اولئک هم اولوا الالباب -

(سید محمد توفیق بے)

اسی تجویز کے سلسلے میں حاضرین کے اصرار و اشتیاق سے جناب فاضل محترم ' سید محمد توفیق بے نے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام پر فارسی میں تقریر کی -

سید موصوف ایک عثمانی اہل قلم ' اور انجمن اتحاد و ترقی کے فدا کار شرکا میں سے ہیں - سلطان عبدالحمید مخلوع کے زمانے میں بجرم حریت خواہی جلا وطن ہوے ' اور اُن مصائب و متاعب میں حصۂ کافی لیا ' جو راہ ملت پرستی کیلیے شرط کار ہیں - انقلاب دستوری کے بعد ایک عرصے تک مشہور ترکی اخبار (طنین) کے محررین میں شامل رہے ' اور آجکل (سبیل الرشاد) کے ایک ممتاز مقالہ نگار ہیں -

انکی تقریر نہایت موثر و دلنشین تھی - انہوں اس تاسف کا اعتراف کیا کہ دولۃ عثمانیہ کو جنگی اشتغال و استغراق نے ہمیشہ اس خدمت جلیل و اقدم سے باز رکھا ' حالانکہ ہمارا فرض تھا کہ تیغ کے سایے اور خون کے سیلاب میں بھی اپنے اس فرض حقیقی کو فراموش نہ کرتے - تاہم وقت آگیا ہے کہ پچھلی غفلتوں کا کفارہ ہو - اسلام کی اصلی فتوحات اخلاقی و قلبی ہیں - دنیا میں آج قرآن کے سوا کوئی زندہ الہامی کتاب نہیں ' اور نہ کوئی زندہ مذہب موجود ہے - تمام مذاہب کے الہامی کتب کی زبانیں السنۂ میتہ (ڈیڈ لنگویجز) میں شمار کی جاتی ہیں - صرف قرآن کریم ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اب تک اُسکی زبان دنیا کے کروڑوں نفوس پر حاکم ' اور اُسکے بیانات لاکھوں صفحات صدور پر منقش ہیں -

انہوں نے کہا کہ آج یورپ تعلیم اسلامی کیلیے تشنہ ہے مگر پانی پلانے والے بے خبر ہیں - خواجہ کمال الدین کے رسائل و مضامین میں نے پڑھے ہیں ' انکے خلوص و ایثار کی میرے دل میں بڑی عظمت ہے - بلا شبہ تمام عالم اسلامی کا فرض ہے کہ انکی مادی و معنوی اعانت کیلیے آمادہ ہوجاے - میں انشاء اللہ بلاد عثمانیہ میں بھی عنقریب اس مسئلۂ عظیم کی تحریک کرونگا ' اسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں بالترتیب منظور ہوئیں :

(۱)

" یہ جلسہ مبارکباد دیتا ہے لارڈ هیڈ لے کو کہ انہوں نے ایک عرصے کے مجتہدانہ غور و فکر کے بعد اسلام قبول کیا ' اور اسلام کے دائرۂ اخوت میں انکا خیر مقدم بجا لاتا ہے "

(۲)

" یہ جلسہ التجا کرتا ہے تمام مسلمانان ہند ' علی الاخص مسلمانان کلکتہ سے ' کہ خواجہ کمال الدین مقیم ووکنگ لندن کی مادی و معنوی اعانت کیلیے مستعد ہوجائیں ' اُس مقدس و اشرف کام میں ' جو انہوں نے کامل ایثار نفس اور خلوص و للہیت کے ساتھہ شروع کیا ہے "

آخر میں تجویز نمبر (۲) کی بنا پر ایک سب کمیٹی کی تحریک کی گئی ' جو ۲۵ ممبروں پر مشتمل ہو ' لیکن ممبروں کے انتخاب کو ایک دوسرے جلسے پر ملتوی رکھا گیا -

آخری تجویز یہ تھی کہ تمام تجاویز کی نقل خواجہ صاحب اور لارڈ هیڈلے کیخدمت میں روانہ کر دی جاے -

ان تجویزوں کے متعلق ڈاکٹر عبد اللہ سہروردی ' مولوی محمد نسیم وکیل مونگیر ' مولوی راحد حسین بی - اے وکیل هائی کورٹ کلکتہ ' نواب سلطان عالم صاحب اترنی ' مولوی مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر " مسلمان " ' مولوی محمد اکرم صاحب ایڈیٹر محمدی وغیرہ بزرگوں نے اردو اور انگریزی میں تقریریں کیں -

الہلال

۲۰ محرالحرام

مستقبل بلاد عثمانیہ

حسنات و سئیات !

مسئلۂ عراق

عراق ایک سر سبز اور شاداب ملک ہے - اسکا چپہ چپہ بلکہ ذرہ ذرہ اپنے اندر قوت نمو کا ایک مخفي خزانہ رکھتا ہے - بہار کے زمانے میں اسکي شادابي کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ایک انچ زمین بھي سبزے سے خالي نہیں ہوتي - اسکي پیدادار صدہا قسم کے اجناس پر مشتمل ہے' اور استعداد کي یہ حالت ہے کہ بہت سي گراں بہا و کم قیمت اجناس تھوڑي سي کوشش سے پیدا ہوسکتي ہیں - مختصراً یہ کہ عراق کي سر زمین میں دولت و ثروت کا ایک گنج بیکراں مدفون ہے -

اور اگر آج آبپاشي کا عمدہ انتظام ہو جائے تو یہ یہي سر زمین بلا مبالغہ و اغراق سیم و زر اگلنے لگے -

یہ بھي شومي قسمت یا جہل و غفلت کا ایک کرشمہ ہے کہ اس خزینہ مدفون کے باوجود دولت عثمانیہ ہمیشہ تہیدست اور فارغ البحیب رہتي ہے' اور ایک ایسے سوال کے لیے فرنگي بنکوں کے آگے ہاتھہ پھیلاتي ہے' جو اگر پورا بھي ہوگا تو اسطرح کہ غلامي کا کوئي نہ کوئي حلقہ تازہ زیب گوش ہوگا -

ترکوں کي خوش قسمتي سے انکي ایشیائي مقبوضات کا بیشتر حصہ سیر حاصل و کثیر الخیرات ہے' اسکي موجودہ پیدا وار دنیا کے بازاروں میں بکسکتي ہیں' اور انمیں بہت ایسي چیزوں کا اضافہ ہوسکتا ہے جنکي آج ہر جگہ مانگ ہے -

مگر باشندے جاہل اور تہیدست' حکمراں بے توجہ ہیں' غیر ملکي سرمایہ دار رسائل سفر و نقل کي عدم موجود گي کیوجہ سے وہاں اپنا روپیہ نہیں لگاسکتے - نتیجہ یہ ہے کہ تمام دفینے سربستہ پڑے ہیں - اگر آج ان ممالک کي مدفون پیدوار منڈي میں آنے لگے تو یقیناً انکي اقتصادي حالت میں ایک انقلاب عظیم ہوجائے -

اس کا علاج وحید ریل اور اسکے وسیع خطوط ہیں -

آبپاشي عراق اور بغداد ریلوے ان تمام اعمال ہندسیہ (انجینیرنگ) میں سب سے زیادہ کامیاب اور نفع خیز ثابت ہونگے' جو کبھي ایشیائي ترکي میں انجام دیے جائیں -

مگر دونوں کاموں کے لیے واقف کار اشخاص اور سرمایہ کي ضرورت ہے' اور افسوس ہے کہ آج دولت عثمانیہ دونوں سے خالي ہے - پھر اگر اول الذکر نقص کي تلافي اس طرح کیجائے کہ اجنبي انجینیروں کي خدمات حاصل کرلي جائیں تو سرمایہ کا سوال باقي رہجاتا ہے - روپیہ کا قرض ملنا آسان نہیں اور خصوصاً ایسي حالت میں کہ دولت عثمانیہ جنگ کے زخموں سے چور ہو رہي ہو اور اسکي مقبوضات کا ایک معقول حصہ نکل چکا ہو -

غالباً بغداد ریلوے تو نہ رکیگي کیونکہ اسکي تیاري ترکوں پر موقوف نہیں - وہ اب جرمن ہاتھوں میں ہے اور انکے لیے روپیہ کي فراہمي کچھہ بھي مشکل نہیں' لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ترکوں کے حق میں یہ بغداد ریلوے واقعي بغداد ریلوے رہیگي ؟

البتہ عجب نہیں کہ عراق کا بخت ابھي عرصہ تک یونہیں سوتا رہے کیونکہ آبپاشي کے لیے روپیہ لگانے والا کوئي بھي نظر نہیں آتا - ممکن ہے کہ کوئي انگریزي سرمایہ دار اسکے لیے بڑھے تو یقیناً حکومت برطانیہ اسکو مدد دیگي' کیونکہ عراق عرصہ سے اسکي نظروں میں ہے اور برابر اپنے دسائس و مکائد میں مشغول ہے' مگر اسکے لیے دولت عثمانیہ کے ساتھہ جرمني کا راضي ہونا بھي ضروري ہے اور یہ ابھي یقیني نہیں -

(شام و حجاز)

شام کي سر سبزي کے متعلق کچھہ کہنا فضول ہے - یہ تو وہ سر زمین ہے جسکو خداے قدیر و کریم نے ان امکنۂ الہیہ مخصوصہ میں شمار کیا ہے' جو اس نے بني اسرائیل کو عطا کیں تھیں : بارکنا حولہ -

حجاز بیشک ایک ریگزار اور بے برگ و گیاہ ہے' وہاں خام پیدوار کے یہ خیرات و حواصل نہیں - لیکن کیا ہر ملک کي دولتمندي اسکي خام پیدا وار ھي پر موقوف ہے ؟ دولت و ثروت کا سر چشمہ خام پیدوار نہیں ہوتیں بلکہ مصنوعات ہیں' اور یورپ کے موجودہ تمول و اثراء کا یہي راز ہے - پس اگر حجاز کي سر زمین کے اندر روپیہ نہیں نکلسکتا' تو کون امر مانع ہے کہ اسکي سطح پر روپیہ تیار بھي نہ کیا جاے ؟

اشخاص کي کثرت اور مشاغل کي قلت قدرتاً مزدوریوں کي ارزاني کا باعث ہوگي' اور اجرت کي کمي صنعت کي کامیابي کے لیے اولین فال نیک ہے - لیکن اگر یہ بھي فرض کرلیا جائے تو دولت عثمانیہ کي ضرورتوں کا انحصار روپیہ ھي میں نہیں ہے - وہ ایسے ہوسناک و آزمند اعداء میں گھري ہوئي ہے جو بھوکے بھیڑیوں کي طرح شکار پر ٹوٹ پڑنے کے لیے اولین فرصت کے منتظر ہیں - ظاہر ہے کہ انکے حملوں کو روپیہ نہیں توڑ سکتا بلکہ تلوار کے وار روکسکتے ہیں' پھر کون ہوگا جو سر بکف بڑھیگا ؟

حجاز اگر چاندي اور سونے کے ٹکڑوں سے خلافت اسلامیہ کي مدد نہیں کرسکتا تو کچھہ غم نہیں کہ وہ اپنے فرزندوں کے قوي و شدید بازؤں اور بے خوف و ہراس دلوں سے تو مدد کرسکتا ہے - اور یہ خدمت جلالت و شرف میں تمام خدمات سے کہیں زیادہ ہے -

لا یستوي القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر و المجاهدین في سبیل اللہ باموالهم و انفسهم' فضل اللہ المجاهدین باموالهم و انفسهم علی القاعدین درجہ (۴ : ۹۷)

شام و عراق اگر در اصل چشمے ہیں جہاں سے دولت عثمانیہ کے لیے سیم و زر کے فوارے نکلینگے' تو حجاز ایک آتشکدہ ہے جسکے شعلے تمام یورپ کو خاکستر کرنے کے لیے کافي ہیں' اور اگر دولت عثمانیہ نے انکو اپنے قبضہ اقتدار میں کرلیا تو اسکے ہاتھہ میں ہر وقت اعداء خلافت کے لیے ایک خانماں سوز میگزین رہیگا -

(اصلی مصیبت)

یہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات پر ایک اجمالي نظر تھي اس سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ترکوں کي مصیبت یہ نہیں کہ انکے پاس کام کرنے کے لیے کوئي اُمید افزاء میدان نہیں ہے ' بلکہ یہ ہے کہ انکے یہاں کام کرنے والے اشخاص نہیں ہیں ' اور یہ بدترین بد بختي ہے جو کسي قوم کیلیے ہوسکتي ہے -

لیکن اسکا علاج ترکوں سے باہر نہیں بلکہ خود انہي میں ہے ' اور اگر وہ آج غفلت و اہمال کے خراب نوشیں سے بیدار ہوجائیں اور حالات سازگار ہوں ' یعني یورپ عوائق و موانع پیدا نہ کرے ' تو چند دنوں کے اندر دولت عثمانیہ ایک وسیع و قوي ' اور متمول سلطنت ہوسکتي ہے -

با ایں ہمہ اس راہ میں چند پتھر بھي ہیں ' جنکي ٹھوکر سے بچنا بہت ضروري ' مگر افسوس کہ بہت مشکل بھي ہے -

(شش صد سالہ غلطي)

ترک کا خمیر سپہگري ہے ' اور اسي لیے وہ سپاہیانہ اوصاف کا بہترین پیکر ہے - جب وہ اپنے وطن صحراء تاتار سے نکلا تھا تو

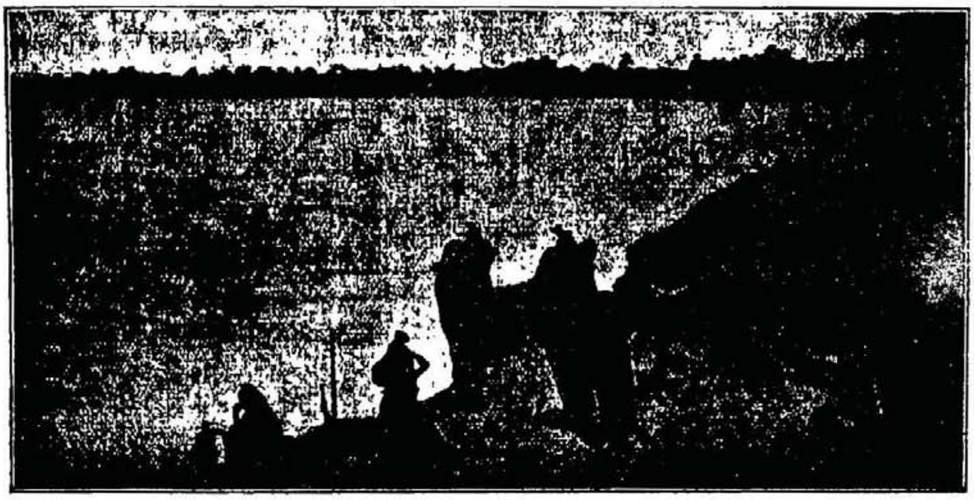

شط " دجلہ " بغداد

ایک سپاہي کي حیثیت سے نکلا تھا ' اور آج چھہ سو برس گذرنے کے بعد بھي وہ " دنیا کا بہترین سپاہي ہے " یہ محض حوادث و انقلابات کي کرشمہ سازي تھي کہ تلوار کے قبضہ کے ساتھہ حکومت کي باگ بھي اسکے ہاتھہ آگئي - طینت اصلي کیونکر بدل سکتي ہے ؟ وہ اپنے مفتوحہ شہروں میں بھي رہا تو اسطرح رہا ' گویا ایک اسلحہ بند سپاہي ہے جو جرس رحیل کے انتظار میں پا برکاب کھڑا ہے ' اسلیے اس نے ایک مقیم کي طرح ملک اور اہل ملک میں انقلاب عام پیدا کرنے کي کبھي بھي کوشش نہ کي -

وہ سپاہي تھا اسلیے اس نے حیلہ و تدبیر اور دہاء و سیاست کے بدلے تلوار کي دھار پر اپني حکومت کي بنیاد رکھي - اس نے اپني رعایا کو اس طرح مطیع و منقاد رکھا کہ ہمیشہ انکے سر پر اپني شمشیر علم کیے رہا - یہ نہیں کیا کہ انکو اسطرح ہر طرف سے گھیرتا کہ وہ بالاخر اپنے آپ کو اسکے ہاتھہ میں ڈالدیتے ' پھر ایک طرف تو انکو اتنا کمزور کردیتا کہ وہ اپني مستقل ہستي قائم نہ کرسکتے ' اور دوسري طرف انکو اس طرح تیار کرتا کہ وہ اسکا آلۂ عمل بنکر رہتے -

مدھا قومیں اسکے زیر نگیں ہوئیں - انمیں سے بہت سي چھوٹي قوموں کو وہ اپنے اندر جذب کرسکتا تھا اور جو جذب نہ ہوتیں انکو اسطرح کمزور کردیتا کہ ایک طرف تو انکي مستقل ہستي باقي نہ رہتي ' دوسري طرف اسکے ہاتھہ میں آلہ بنا بن جاتیں ' اور پھر جو قومیں اسوقت بے اعوان و انصار توحش میں غرق تھیں ' انکو یا تو مٹا دیتا یا انمیں اسطرح اپنا تمدن پھیلا دیتا کہ بالاخر اسي میں جذب ہوکر رہجاتیں -

مگر اس نے اپني سپاہیانہ کم بیني و ترکانہ تغافل سے ان سانپوں کو اپني آستین میں پلنے دیا - یہي ہیں جو آج اسکي موت کا باعث ہو رہے ہیں -

بہت سي ایسي قومیں تھیں جنکے حق میں یہ دونوں تدبیریں ناکام رہتیں - انکو اسطرح کمزور کرنا چاہئے تھا کہ ایک طرف تو انکي مستقل ہستي نہ رہتي اور دوسري طرف انکے ہاتھہ میں خود بخود آلۂ عمل بن جاتیں ' مگر انکو مطیع و منقاد رکھنے کے لیے تدبیر و سیاست کے بدلے ہمیشہ شمشیر سے کام لیا گیا -

جن ممالک میں ترک گئے ' انمیں کوئي ایسا مدني و اجتماعي انقلاب پیدا نہیں کیا جس کي وجہ سے لوگ عہد ماضي کو بھول جاتے ' بلکہ اکثر کو بدستور رہنے دیا ' اور مسیحي آبادیاں تو ہمیشہ مسیحي گورنروں کے ماتحت رہیں ' جو گورنر نہ تھے ' خود مختار پادشاہ تھے -

غرض کہ وہ سپاہي تھے - تلوار کے زور سے حکومت لي تھي - اسي پر اسکي بنیاد رکھي اور جب تک انکي تلوار کا دور دورہ رہا ' اسوقت تک انکي حکومت میں بھي فرق نہ آیا -

ترکوں کي مفتوح قوموں میں سے اکثر قومیں جنگي قومیں تھیں اسلیے جنگي قومي خصوصیات یعني درشتي ' تند خوئي ' عدم انقیاد وغیرہ انمیں موجود تھے - ممکن تھا کہ وہ اسطرح رام ہو جاتے کہ تعلیم و تمدن کے مختلف اشغال کے انہماک سے انکے خصائص قومي بدل دے جاتے ' لیکن یہ موقع شمشیر کے بدلے سیاست و تدبیر کا تھا اور ' جس ہاتھہ کي انگلیاں آہنیں قبضہ کي گرفت کي عادي ہو جاتي ہیں ' وہ سیاست کے جال نہیں پھیلا سکتیں - ترکوں نے انکي تخضیع و تسخیر کي ' تیغ استعمال کي جواب میں بھي تیغ نکلي ' مگر نتیجہ یہ ہوا کہ فاتح و مفتوح ہمیشہ برسر پیکار رہنے لگے -

اس قسم کي دست و گریباني کا نتیجہ ہمیشہ حکمراں قوم کے حق میں برا ہوا ہے - مفتوح کے دل میں فاتح کي طرف سے نفرت ' جو قدرۃً پہلے سے موجود ہوتي ہے ' اسکي جنگي قوت کے ساتھہ ملکر برابر قائم رہتي ہے - جب فاتح قوم کمزور ہوجاتي ہے ' تو یہي دو چیزیں مفتوح قوم کو اسکے خلاف کھڑا کردیتي ہیں -

(اقوام عثمانیه)

آج ترکوں اور انکي زیر نگیں اقوام کي بعینه یهي حالت هے - گو یه صحیح هے که کردوں کے متعلق یوروپین ارباب قلم جسقدر لکهتے هیں ' اسمیں بڑا حصه متعصبانه اغراق کا بهي هے ' تاهم اس سے انکار نهیں کیا جاسکتا که وہ ایک جنگجو اور خونریز قوم ضرور هے - ان میں ان دونوں اوصاف کے علاوہ سرکشي و عدم انقیاد بهي هے اور اسکے ساتهه هي جب یه بهي بیان کردیا جاے که بادیه نشیں عربوں کي طرح ان کا مشغله محض باهمي جنگ و جدل اور تاخت و تاراج هے تو پهر انکي اصلي تصویر سامنے آجاتي هے -

مگر یاد رکهنا چاهیے که ان صفات کے لیے تفریق مذهب و جنس کوئي شے نهیں - کرد جسطرح ارمنیوں کے حق میں خونریز و غارتگر هیں اسیطرح وہ ترک ' عرب ' بلکه خود کرد کے حق میں بهي هیں - جنگ کا هنگامه کارزار گرم هو تو اسکي نظر میں نصراني ' ارمني ' مسلم ' ترک ' اور امت نبي عرب ' تینوں ایک هي سطح پر هیں ' تینوں کے قتل کرنے کے لیے اسکي تیغ یکساں سرعت کے ساتهه نیام سے نکلتي هے - پس یه یورپ کا جهل یا تجاهل هے که وہ ارمنیوں پر کردوں کي دست درازي کو حرارت ملي اور جوش اسلامي کي طرف منسوب کرتا هے -

خیر ' یه جمله معترضه تها - ان کردوں نے سلطان عبد الحمید کے عهد میں ایک دفعه علم بغاوت بلند کیا - استیم کا قاعده هے که اگر اسکا کوئي مخرج پیدا نهیں کیا جاتا تو وہ جس ظرف میں هوتي هے اسي پر اپنا عمل شروع کردیتي هے - عبد الحمید داهي وقت تها - اس نے اس استیم کو تلوار کي آب سے بجهانے کے بدلے اپنے هاتهوں میں لیدیا ' اور بقول یورپ ' اسکا رخ ارمنیوں کي طرف پهیر دیا - یورپ کا یه الزام صحیح هو یا نه هو ' مگر یه واقعه هے که پهلي بغاوت کے بعد پهر کردوں نے دوسري بغاوت نهیں کي -

اعلان دستور کے بعد انجمن اتحاد و ترقي نے بعض کارروائیاں محض یورپ کی خوشنودي و همدردي حاصل کرنے کے لیے کیں ' حالانکه

ولن ترضي عنك الیهود ولن النصاری ' حتی تتبع ملتهم ' قل ان هدی الله هو الهدی ! پس اسکے هم فعل کے متعلق یه نهیں کہا جاسکتا که یه محض دولت عثمانیه هي کی ضرورت سے تها -

عهد دستور کا پهلا کارنامه کردوں کے سردار ابراهیم پاشا کي جلاوطني هے - یورپ کا راضي هونا تو معلوم ' مگر اس کارروائي سے انجمن اور کردوں کے جیسے کچهه تعلقات هوگئے ' آنکے نتائج قارئین جرائد سے مخفي نهیں - اگر انجمن اصلاح داخلي کي طرف متوجه هوئي تو صرف کردوں هي کي وجه سے اسکو سخت مصیبت کا سامنا هوگا - (لا قدر الله)

(عرب)

مذهبي ارادتمندیوں سے قطع نظر عربي سرشت کا خمیر بعض بهترین صفات سے هے - اس کا خون ایک طرف تو اسقدر گراں بها هے که ایک شخص کي دیت میں قاتل کے سارے قبیلے کا خون ناکافي هوتا هے ' مگر دوسري طرف اس درجه ارزان بهي هے که میدان جنگ میں اسکے سیلاب بهه جاتے هیں ' مگر اسکو اتني بهي تو پروا نهیں جتني پاني کے ایک مشکیزه کي هوتي هے ؟

اگر ایک گم کرده راه مسافر اسکے دروازه پر آجاے تو اسکے لیے وہ اپني عزوجاه ' مال و منال ' بلکه دیده و دل تک فرش راه کردیتا هے ' اور اسطرح خدمت کرتا هے گویا وہ صاحب خانه کا ایک غلام زرخرید هے ' لیکن ساتهه هي غیرت کا یه حال هے که وہ اپنے همسروں سے ایک قدم بهي پیچهے چلنا گوارا نهیں کرتا -

وہ گلیم پشمیں بلکه بارها ریگ بے فرش پر بیٹهتا هے ' مگر اسکا دماغ همیشه عرش پر هوتا هے ' اور ایک سریر اراے سلطنت سے اپنے آپ کو کم نهیں سمجهتا -

متاعب و شدائد کے تحمل میں وہ نهایت بے جگر هے - آفتاب کي تپش ' باد گرم کے جهونکے ' تشنگي کي شدت ' فاقه کا ضعف ' تیغ تیز کے وار ' اور گولیوں کي بارش ' غرضکه سخت سے سخت مصیبت وہ برداشت کرسکتا هے ' مگر ظلم و تعدي کے نام سے پهول کي ایک چهڑي بهي نهیں سهسکتا - اسوقت وہ غیظ و غضب سے ایک دیو آتشیں بنجاتا هے ' اور اسکي ایک اور صرف ایک هي خواهش یه هوتي هے که اس هستي کو مٹا دے ' جس نے ظلم کے لیے اپني انگلي کو بهي جنبش دي هے !

قبیلے کے شیخ کے سامنے اسکي گردن همیشه جهکي رهتي هے - اسکي ایک جنبش ابرو کسي کام کے هوجانے کے لیے کافي هے ' مگر یهي گردن جب کسي بڑے سے بڑے شاهنشاه کے آگے آتي هے ' تو برابر بلند رهتي هے ' اور بڑے سے بڑا فرمان بهي واجب الامتثال نهیں هوتا -

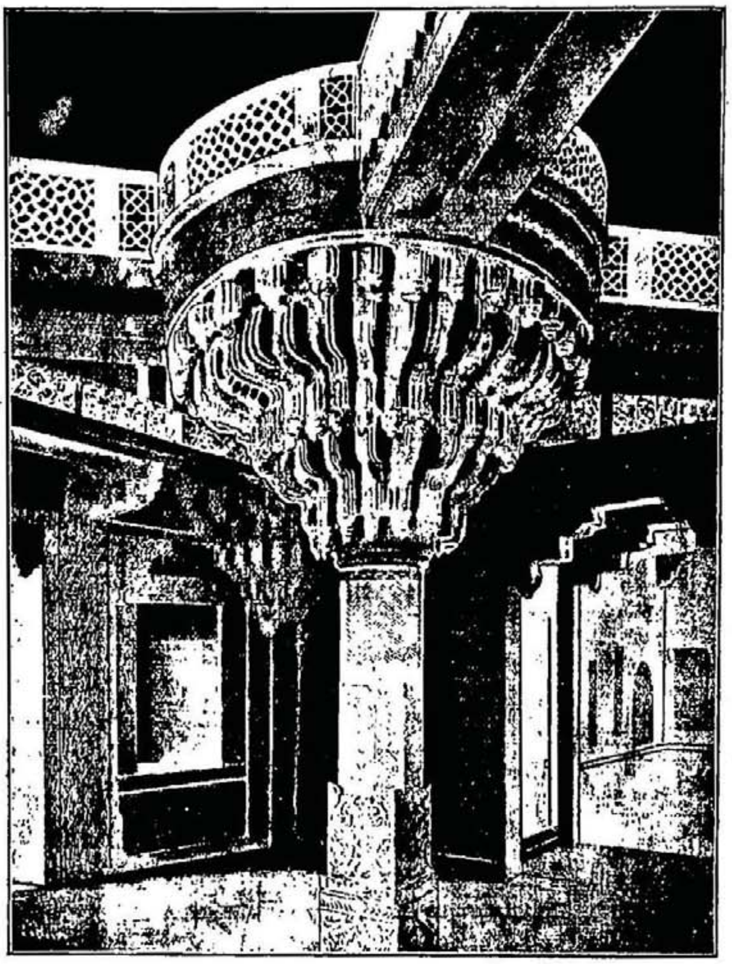

" تاج " آگره کا ایک ستون
جهاں دسمبر کے آخري هفته میں مسلمانوں کا تعلیمي و سیاسي اجتماع هوگا

وہ آزاد ہے - آزادي پر مرتا ہے - جان دیسکتا ہے ' مگر حریت معبوبه کو اپنے هاتهه سے نہیں دیسکتا -

غرضکه وہ بالطبع دستوري و جمہوري ہے - اسي لیے آج تک اس پر کوئي غیر قوم حکومت نه کرسکي ' بلکه هم قوم سلاطین میں بهي جب استبداد و شخصیت شروع هوگئي ' تو وہ بهی اس پر حکمراني نه کرسکے -

(ترک و عرب)

ایک طرف تو عربوں کا یه قومي کیریکٹر ہے ' دوسري طرف ترکوں نے سیاست و حکمراني کي نہایت غلط راہ اختیار کي - مثلاً تمام ملکي عہدوں پر فوجي افسر بهیجے - ظاهر ہے کہ فوجي افسروں میں عموماً درشتي ' عجلت ' اور نا انجام اندیشي هوتي ہے - وہ کسي کام کے لیے تدبیر و مصلحت فرمائي کے بدلے عموماً زور و طاقت کے استعمال کے عادي هوتے هیں - اس پر طرہ یه کہ وہ سخت جابر اور رشوت ستاں هوتے تهے ' اور شاید اسکے لیے وہ مجبور تهے - جب سال سال بهر تنخواہ نه ملے ' تو مصارف کہاں سے آئیں ؟

پهر حفظ امن ' انسداد جرائم ' انتظام محاصل ' فراهمي وسائل سفر و نقل و اخبار و اعلام ' آرایش و ترقي شہر ' غرضکه نه نظم و نسق کے متعلق کوئي ایسا کام کیا ' جس سے عربوں کے دلوں پر انکي انتظامي قابلیت کا نقش بیٹهجاتا ' اور نه علم و فضل هي کے اعلي و ارفع نمونے پیش کیے جس سے عرب انکے دماغي تفوق و برتري کو تسلیم کرتے -

پس عربوں کے آئینه اعتقاد میں ترکوں کي جو تصویر اتري ' اسکے خط و خیال صرف جور و ظلم ' سفاکي و خونریزي ' اور حرص و طمع تهي - اسي لیے عربوں کي نظروں میں ترک نہایت درجه ممقوت و مبغوض تهے -

(حجاز)

یہاں تک تمام تر بحث عربي قوم سے تهي ' جو جزیرہ نماے عرب کے علاوہ شام و عراق میں بهي آباد ہے ' مگر خود اس جزیرہ نما میں تو کچهه اور هي عالم ہے - ترکوں نے عرب پر استیلا کي بارها کوشش کي ' اور قریباً همیشه نا کام رہے - سب سے آخري سعي محمد علي پاشا مؤسس خاندان خدیو مصر نے کي - اسمیں اسقدر کامیابي هوئي که یمن اور حجاز تابع هوگئے ؛ مگر نجد پهر بهي خود مختار رها -

یمن کے خضوع و تبعیت کا اندازہ ان لوگوں کو خوب هوگا جنکي اخبار بیني کي تاریخ جنگ طرابلس سے پہلے شروع هوتي ہے - رها حجاز تو اسکے زیر نگیں هونے کے یه معني هیں که چند مقامات مکہ معظمه ' مدینه منورہ ' اور طائف میں محافظ فوج رهتي ہے ' اور دولت عثمانیه کو جسقدر وصول هوتا ہے اس سے کئي چند زیادہ اس پر صرف کرنا پڑتا ہے -

تمام عالم اسلامي کي طرح اب عرب بهي غفلت کے خواب نوشیں میں نہیں ' حوادث کے تازیانے انهیں جگا دیا ہے ' اور کروٹوں کے لینے سے صدیوں کے خوابیدہ هاتهه پیروں میں حرکت سي پیدا هو چلي ہے -

لیکن افسوس که با خبر رهزن اس قافله کو لوٹنے کي تیاریاں کر رہے هیں -

ترکوں کو صرف دعوي سلطنت هي نہیں ہے بلکه دعوي خلافت بهي ہے - اس شرف جلیل میں انکا رقیب اگر کوئي هوسکتا ہے تو وہ عرب ہے - اور اگر عرب دعوی کریں تو یقیناً عالم اسلامي کا ایک حصه انکے ساتهه هو -

پس اگر (خاکم بدهن) ایسا هوا یه آخري تیغ بهي در نیم هوجائیگي ' اور پهر همیشه کے لیے اسلام کا هاتهه خالي هوجائیگا -

کچهه بعید نہیں ہے که نادان دوستوں کے مشورے یا دوست نما دشمنوں کے اغواء سے وہ قوم یه سب کچهه کرگزرے ' جو ابهي نو گرفتار سیاست ہے اور اس عالم کے کاروبار سے نا واقف -

(مسئلۂ ارامنه)

ارمني اگر تنہا هوں تو ترکوں کے لیے کوئي خطرہ نہیں ' کیونکه جسقدر بهي وہ هیں ' اسکے لیے کرد کافي هیں - مگر وہ اپني پشت پر یورپ کي دو عظیم الشان طاقتیں روس و انگلستان و رکهتے هیں - انگلستان کي همدردي کا یه عالم ہے اگر کسي ارمني کے پیر میں کانٹے کے چبهنے کي خبر آتي هي تو هر انگریز اپنے دل میں اسکي خلش محسوس کرتا ہے ' اور انکي مظلومیت کي داستان تو خواہ کتني هي ناقابل اعتناء هو ' مگر انگلستان بهر میں آگ لگا دینے کے لیے کافي ہے - هر انگلشمین کي آنکهوں سے شرارے اور زبان سے شعلے نکلنے لگتے هیں ' اور ظلم ! ظلم !! کي صداے بازگشت سے تمام ملک گونج اٹهتا ہے -

ایشیاء میں روس کے کیا عزائم و مقاصد هیں ؟ اسکي تفصیل کا یه موقع نہیں - بہر حال ایشیاء کوچک عرصے سے اسکي نظر میں ہے اور اپني فوج اتارنے کے لیے وہ کسي ادنی حیلے کا منتظر ہے - روس کے زیر علم ارمنیوں کي ایک کثیر تعداد ہے ' اور گو خود انکي حالت زبوں عثماني ارمنیوں کے لیے اسدرجه عبرت بخش و سبق آموز ہے که وہ روس کي حمایت میں آنے کے لیے تیار نہیں ' مگر با این همه روس نے ارمنیوں کي حمایت کے لیے ایشیاء کوچک کو تاراج کرنے کي دهمکي دي ہے - ارباب نظر کا بیان ہے که ایک دن روسي فوج کا سیلاب آئیگا ' اور اسي راہ سے آئیگا - پس اگرچه ارمني خود خطرہ نہوں مگر شدید ترین خطرات کا سر چشمه ضرور هیں -

سب سے آخري سوال یه ہے که آینده نظام حکومت کیا هو ؟ عرب اور ارمني لامرکزیت کے خواستگار هیں ' اور ترک مرکزیت پسند کرتے هیں - مرکزیت کا تجربه هوچکا ہے ' اور لامرکزیت کا تجربه اگرچه ابهي تک نہیں هوا ' مگر قرائن و آثار سے اسکا انجام معلوم ہے -

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹی هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله ہے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو درخواست بهیجیے -

طب یوناني

دهلي طب یوناني کا گهر ہے ' اور هندوستاني دوا خانه کا نام خالص اور بہترین یوناني ادویه کے لیے بہت مشہور هوچکا ہے - جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب اِسی دوا خانه کے پیٹرن هیں - صدها مفرد اور مرکب اصلي دوائیں مناسب قیمتوں سے اِس دوا خانه میں فروخت هوتي هیں - فہرست ادویه مفت -

المشتہر

منیجر هندوستاني دوا خانه دهلي

مقالات

چــــه دیــــدم ؟

در هنــــدوستـــان

اثر حضرة کاتب ادیب و خبیر محترم عثمانی ' السید محمد توفیق بے -
که از دو ماه بر سبیل سیاحت مشرف فرماے سواد هند اند -

(سیاست بریطانیه در هند)

اکثر بلاد اسلامیه که دور از هندوستان واقع اند ' باشندگان شان را از اوضاع و جریانهاے مختلفهٔ متعدده هند ' چنانکه باید و شاید ' خبر و اطلاع درستي درکار نیست - آنچه در خصوص هندوستان مي شنوند و واقف مي گردند ' همهٔ منابع آن اطلاعات از جرائد و صحائف فرنگ ' او بالخاصه انگلستان مي باشد که مبني بر حقائق و صحت نیست -

علـة ایں را اگر بخواهیم در یابیم ' همانا خواهیم دید که خبر نگار هاے روز نامه هاے ایشان در هندوستان بسبب ندانستن زبان و عرف و عادات ' و عدم اختلاط با بومیان و اهل کشور ' هیچ وقت واقف از حقائق و حسیات عناصر و اقوام نمي شوند -

(سوء تفاهم و عدم طمانیة)

بلکه بعقیدهٔ عاجزانه ام ' رؤساء و وزراے انگلستان که خود را مالک رقاب اهل هند و صاحب الامر و النهي در هندوستان مي شمرند' آنان هم بخوبي و بدقت از حسیات و اخطار تبعه و رعایاے خود خبر ندارند - ازیں جهت از روے عقل و بصیرة ' حکومت در هندوستان با رعایاے خود تطبیق سیاست و تعقیب معاملاتے که باعث امتنان و خوشنودي اهالي ملک باشد ' نمي کنند -

مسئلهٔ مسجد مقدس کانپور ' اضطراب هندیهاے جنوبي افریقه' عدم ممنونیت سکان ایالهٔ بنگاله' اضطرار صحف و مطبوعات ' و نتایج و اطراف امثال ایں مسائل مهمه ' دلیل و شاهد مدعا ست -

بعکس ' لوردها و ارباب سیاست انگلستان همیشه دربارهٔ هندوستان اهمیت و اعتنا به راپورت ها و آراء مامورین سفید پوست (Englo-Indian) خود داده ' و بر طبق آں اسفارات خارج از صحت' با اهل هند معامله و توزیع سیاست مي نمایند که تمام عدم خوشنودي و طمانیة را سبب یگانه همیں است - ازیں جهت میان حکام و تبعه یک سوء تفاهم بسیار بدے جاري و حاصل شده است - حکام انگلیسي وطنیان را بعدم صداقت ' و در میان ' حکومت را به نفهمیدن جریانها و عوامل و موثرات حقیقیه ' الزام مي دارند !

(از ماست که بر ما ست)

گذشته ازاں ' یکي از غلطي ها و خطا هاے مامورین و حکام انگلیس ایں ست که براسطهٔ اعداد قلیلي که به لقب هاے متنوعه و به عناوین شتي معنون و ملقب اند ' و همیشه چاپلوسي و تملق

حضرة کاتب خبیر ' السید محمد توفیق بے ' نزیل هند

انگلسیان را داب و عادت دیرینهٔ مستمرهٔ خود قرار داده ' حسیات و افکار تبعه و رعایا را فهمیده و یقین کرده ' سیاست خود شان را بران محور غلط دائر نموده اند - و نمي دانند که حسیات وطنیان را از اشخاص ملقب و متملق فهمیدن و بر آراء غیر صحیحه و نیات غیر صادقهٔ آنها عمل کردن ' نتیجهٔ وخیم دارد - زیرا که ایں متملقین و مغرضین را با اهالي وطن مادةً و معناً هیچ گونه سروکارے و رابطهٔ نبوده و نیست - و هیچ وقت اهل کشور به آراء و افکار ایں عدد قلیل معدود ' رفتار و حرکت نخواهند کرد -

(نهضـــهٔ علمیـــهٔ حاضـــرهٔ هنـــد)

بحمد الله ' درین آوان سعد و مبارک تمام مسلمانان عالم - لا سیما مسلمانان هندوستان - همه از خواب غفلت دیرینه برخاسته ' و دامن همت بکمر بسته ' شاهراه تعالي و ترقي را پیش گرفته ' عقب مقصد مشروعي مي روند که نتیجه و ثمرهٔ آں عائد بصوالح و مصالح خود شان ست -

آں روزے که مسلمانان جاهل ' واقف سیاست و اوضاع حالیهٔ پولتیک نبودند ' گذشت - آں غیاهب و ظلمات ' و آں تیرگي و تاریکي '

از پرتو تحصیل علوم و فنون عصریه ٬ و اشتمال علوم دینیهٔ اسلامیه ٬ لا سیما از حس غفلت و بے خبری دیرینه ٬ و طلوع آفتاب جهان تاب ملت پرستی و اسلام خواهی حقیقیه ٬ مبدل به نورانیت و درخشانی گردیده :

آن سبو بشکست و آن پیمانه ریخت !

امروز صدها مسلمانان منور الفکر ٬ عالم بانواع علوم و سیاست ٬ و اراء افکار صحیحهٔ حریت و صداقت موجود اند - اکثرے ازینان در ممالک فرنگ و مشرق سیاحت کرده و به مقتضیات عصریه واقف گشته اند - غث را از سمین و صالح را از سقیم دریافته اند -

(صحیفهٔ الهلال)

مطبوعات اسلامیه و بیانات و مقالات شان دلیل معروضات عاجزانهٔ این بنده است - از جملهٔ آنها جریدهٔ فریدهٔ (الهلال) غراء معترم ست که یکی از صحیفهٔ مزینه و مرجع و معتبرهٔ عالم اسلامیه بشمار ست ٬ و صاحب فاضلش یکی از علما و فضلاے عصر می باشد که فی الحقیقت نه محض مسلمانان هند را ٬ بلکه بوجودش تمام عالم اسلامی را افتخارست -

و همچنان روز نامه هاے (زمیندار) و (همدرد) و (کومراد) وغیرها همهٔ ناصح حکومت و صادق ملت خود می باشند -

تمام مقالات و بیانات این جرائد و مجلات اسلامیه مبنی بر صدق و راستی ٬ و مسلک شان راست و استوار ست -

ولے افسوس که حکومت محلیه را با ان جرائد اسلامیه ارتباط و التلافی در میان نمی باشد - بجاے اینکه محتویات روزنامه هاے فوق را معبر حسیات و افکار تبعه دانسته ٬ و بموجب آن عمل کنند ٬ افسوس ست که روز بروز ٬ ساعت بساعت ٬ بر ضغط و تشدید ٬ و زجر و تهدید آن صحائف و مطبوعات همت گماشته اند - این تشدید و تضئیق از طرف دولت فخیمهٔ انگلیس که خودش را یگانه حر و ازاد و محافظ حریت و انسانیة ادعا می دارد ٬ خیلے عجیب ست !

(یک منظر بسیار مدهش و محزن هند)

یکی دیگر انچه موجب تاسف و تاثر قلبی این مسافر عاجز گشته عدم رفق و رافت رؤساے مصادر ٬ و عدم استحصال رفاه و منفعت طبقهٔ فقرا و عامهٔ اناس است - هزارها مسلمانان در شهرها و قریه ها از بی نوائی و بے بضاعتی در کوچه و بازار خفته ٬ و روزانه بیک مشت نخود خام معدهٔ خود را سیر می کنند - گویا این بے چارگان از نسل بشر و از سلالهٔ انسان نبوده و نیستند ! فیا للاسف و یا للعار !!

از کثرت خرائب مالیات و موارد ٬ اغلب مسلمانان هند محکوم بفقر و فاقه گشته و هیچ وقت آمل به بختیاری و سعادت نیستند ! اگرچه بد بختانه داغ فقر و أسر ٬ نشان ناصیهٔ ما مسلمانان عالم گشته ٬ اما در ممالک عثمانیه و سائر بلاد اسلامیه حالت فقرا باین درجه نیست - عجب ست که دولة فخیمهٔ انگلیس که خود را همیشه اعدل و آزاد ترین دول کرهٔ ارضی می شمرد ٬ و گاهے به حمایت غلامان ابیض و اسود در بحور و انهار مراقب ٬ و گاهے در ممالک مشرقیه در فکر اصلاح انسانیة و قیام امنیت و عدالت پیوسته مشغول سیاست بجلوه می آید ٬ خود از رعایاے هندوستان تا این درجه غافل ٬ و ازین هزارها افراد انسانیت که بظاهر در کسوت حریت حیات ملبوس و بباطن در أسر فقر و فاقه مقید اند ٬ به هیچ وجه متوجه اصلاح حال شان نیست ؟ ان هذا لشي عجاب !

بر اولیاء حکومت محلیه فرض و الزم ست که اندکے برفاه احوال فقراء هندوستان ساعد همت را بالا کنند - وگرنه با این اوضاع و اطوارے که دولة فخیمهٔ بریطانیه در هندوستان دارد ٬ بنام عدالت و حریت حق مداخله در شئون دول اسلامیه ندارد !

(بریطانیهٔ عظمی و عالم اسلامی)

دولت انگلیس اگر جداً رجال با سیاست ٬ آگاه و خبیر داشت ٬ البته با دولة علیهٔ عثمانیهٔ و ایران ٬ و با کافهٔ مسلمین هند و ملحقاتش بخوبی و انسانیت معامله و رفتار می نمود - بدین وسیله جذب قلوب و جلب افکار مسلمین را نموده ٬ یوماً فیوماً بر قدرت و قوتش می افزود ٬ و هیچ وقت از هجوم المان (جرمنی) یا روسیه بر هند نمی ترسید - مسلمانان صداقت شعار سینهٔ خود شان را براے حفاظت و دفاع ازو سپر می نمودند -

ولے هزاران افسوس ٬ بل صد هزار تاسف ٬ که دولة بریطانیهٔ عظمی به بند برسیدهٔ سوء سیاست ٬ و رهنمائی جناب (سر ادوارد گراے وزیر خارجیه) یوماً فیوماً نفوذ و اهمیت خود را درمیان تمام طبقات مسلمین ضائع و مفقود نموده است - اتفاق دولة انگلیس با روس که دشمن قدیم اوست ؛ درباره ایران ٬ و نیت تقسیم آن بلاد اسلامیه ٬ و با فرانسه و اسپین بر سر مراکش ٬ و با فرانسه و روس در معاضدت و معاونت ریاست هاے بالقان ٬ و ایجاد حروب بالقانیه ٬ و خونریزی بی جهت ٬ و قتل نفوس

السید محمد توفیق بے
بصری بے نائب قنصل عثمانیه بمبی - شمس العلما
مولانا شبلی نعمانی

المراسلة والمناظرة

طریق تسمیه و تذکره خوانین

(مسٹر عبدالوالي - بي - اے (علیگ) از بارہ بنکي)

الهلال کے پچھلے پرچه میں ح - الف بیگم صاحبه کے خط پر آپ کا طویل مگر دلچسپ نوٹ دیکھکر مجھے خوشي هوئي که آپ کي توجه مسئلۂ حقوق نسواں پر بھي هوئی - امید که یه توجه قایم رهیگي اور اسکے متعلق دلچسپ اور مفید خیالات دیکھنے میں آئینگے -

اسمیں کوئي شبه نهیں که یورپ کي تهذیب یا عیسائي مذهب نے جو درجه عورت کا سوسائٹي میں قایم کیا ھے وہ بهت کم ھے به نسبت اسکے ' جو اسلام نے عورت کو دیا ھے - اسنے خوش آیند الفاظ میں خوشامد کرکے اسکي اصلي آزادي چھین لي ھے - اور یه سخت تعجب کي بات که باوجود اسقدر تعلیم اور روشن دماغي کے یورپ کي عورتوں نے اس زمانه سے بهت پیشتر آزادي حاصل کرنے میں جدو جهد کیوں نه کي -

یورپ اپني عورتوں کے ساتھ پیار کي باتیں کرتا ھے' انکو نفیس اور پیاري جنس کهتا ھے ' انکي عزت کرنیکا دعوی کرتا ھے ' لیکن اگر پوچھا جاے که انکو کچھه بھي اقتصادي آزادي دینیکو طیار ھے ؟ تو صاف انکار کر جائیگا -

یورپ کي عورت واقعي اپنے شوهر کي غلام ھے - وہ اپني ملکیت کا حق کسی چیز پر بحیثیت زوجه هونیکے نهیں رکھه سکتي' لیکن مسلم عورت اپنے والدین کا حصه پاتي ھے - اپنے شوهر سے مهر لیتي ھے ' اسلیے اقتصادي طور پر وہ بهت آزاد ھے -

یورپ کي وہ عورت جسکو کسي وجهه سے شوهر نے طلاق دیدي هو ' اسکے اگر کوئي دوسرا شوهر نه ملجاے تو سواے محتاج خانه کے دوسرا سهارا نهیں رکھتي ' لیکن مسلمان عورت طلاق کے بعد بھي اپني گذر کرسکتي ھے -

دنیا میں اصلي آزادي اقتصادي آزادي ھے که انسان اپني گذر اوقات کا کوئي ذریعه قائم کرے ' جو کچھه حقوق اور مطالبات هیں وہ اسکے بعد هیں - اگر یه آزادي انسان سے لیلو اور دنیا بھر کے حقوق دیدو تو سب خاک هیں - وہ غلام کا غلام هي بنا رهیگا -

آپ نے " آجکل کے متفرنجین مارقین " کو یه الزام دیا ھے که وہ یورپ کي کورانه تقلید کرتے هیں - یه الزام بالکل ٹھیک ھے ' مگر معاف فرمائیگا که اسي قسم کي تقلید کي جھلک " محترم جنس " کے الفاظ میں بھي نظر آتي ھے ' جو آپ نے استعمال فرمائے هیں - میري سمجھه میں ابتک نهیں آتا که جنس اناث ' محترم جنس کیوں سمجھي جاے ؟ خاصکر ایسي حالت میں جبکه دوسري جنس کي فوقیت کے بھی آپ قائل هیں -

الهلال :

حقوق نسواں کا غلغله گذشته بیس برس کے اندر بهت بلند هوچکا ھے ' اور گو تحقیق کے ساتھه بهت کم لکھا گیا ھے مگر نفس موضوع سے سبھوں کو اتفاق ھے - با این همه عمل و نتائج معدوم -

اگر آپ چاهیں تو میرے پاس ایک لمبي چوڑي فهرست ان تعلیم یافته لوگوں کي موجود ھے ' جو باوجود ادعاء روشن خیالي و منور الفکري ' و با همهٔ لوازم تهذیب جدید و مدنیت فرنگ ' اپني زندگي کے اندر عورتوں کي غلامي و مملوکیت کے ایسے آثار مظلمه و محزنه رکھتے هیں که انسانیة کیلیے ماتم کبری ' اور اسلام کیلیے ننگ و عار ھے !!

آپ کیا پنجاب کے اُس بدبخت بیرسٹر سے واقف نهیں هیں ' جسنے با این همه مقاله نگاري و صحافي ' و طنطنهٔ سفر فرنگ و فخفخهٔ لیڈري و رهنمائي ' اپني مظلوم بیوي اور بچوں کو طعمهٔ هلاکت بننے کیلیے چھوڑ دیا ' اور خود ایک متمول بیوہ کي دولت حاصل کرکے پیوسته مشغول شرب خمر ' و علی الدوام مشغوف به تعطل و عیش کاري ھے ؟

پھر وہ حر الفکر ' منور الخیال ' تعلیم یافته ' مدنیة پرست ' آزاد عمل ' ماتم گذار مظلومیت انسانیة ' اور ناصر حقوق نسوانیه فرقه کهاں ھے ' جو هندوستان کي عورتوں کو ظلم و جبر سے نجات دلانے کیلیے مبعوث هوا ھے ؟ اور کهاں ھے وہ نئي مهذب و آزاد سوسائٹي ' جو قدامت پرست طبقه کے مظالم سے نفور ' مغربي خواتین کي جلوہ آرائیوں پر متحسر ' اور اسر و تقید اور حجاب نسواں پر همیشه مرثیه خواں ھے ؟ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ؟

آپ خوش هیں که میں مسئلۂ حقوق نسواں پر بھي متوجه هوا - گذارش ھے که آپ تو مجھے برسوں سے جانتے اور میرے خیالات سے واقف هیں - میں اگر اس مسئله پر متوجه نه تھا ' تو یه کسي غفلت و اغماض کا نتیجه نه تھا ' اور نه اسکا که میرے دل میں اس جنس اشرف و اعلی کے مصائب کا کوئي درد نهیں - یه کیونکر ممکن ھے ' جبکه یورپ کے ادعا اور نمونے کي بنا پر نهیں بلکه حضرة داعي اسلام کے اسوۂ حسنه کي بنا پر اس قول کو اپنے سامنے پاتا هوں که "خیارکم ' خیارکم لنسائکم" البته اسکے کچھه اور هي اسباب هیں - اصل یه ھے که یه تمام منزلیں جو آپ حضرات کے سامنے هیں ' مجھے بھي پیش آچکي هیں ' فرق صرف اتنا ھے که آپ اب تک اُنهي کو دیکھه رھے هیں اور میں الحمد لله اُنسے آگے بڑھچکا هوں :

راهے که خضر داشت ز سر چشمه دور بود
لب تشنگي ز راہ دگر برده ایم ما !

اگر عورتیں مظلوم هیں تو انهیں ڈرائینگ روم کي ادعائي صحبتوں سے حقوق نهیں ملسکتے - بلکه گھر کي عملي زندگي اور حسن معاشرت و سلوک کے نمونے پیش کیجیے - اسکا طریقه یه نهیں ھے که صرف مضامین لکھتے رهیے یا ایک اخبار عورتوں کیلیے جاري کردیجیے - یه تو ابتدائی منزلیں تھیں - موجوده منزل یه ھے که همارے اندر نمونه پیدا هو ' نیز ایک ایسي اخلاقي و ایماني قوت جو اُن ظالموں کو کوئي معاشرتي سزا دیسکے ' جو باوجود ادعاء حریت جدیده ' عورتوں کیلیے درندہ و وحوش سے بھي بدتر هیں -

یهي ھے که توفیق الهي نے اصل منزل حقیقت دکھلا دي ' اور اُس ایک هي سرچشمهٔ مقصود تک پهنچا دیا جس سے اصلاح و فلاح ملت کي هر شاخ کي تشنگي دور هوسکتي ھے - میں یه نهیں کهتا که تعلیم کیلیے کوشش کرو ' میں اسکا وعظ نهیں کرتا که محاسن اخلاقي حاصل کرو ' میري دعوت یه نهیں ھے که پالیٹکس میں ترقي کرو ' اور یقیناً میں نے کبھي بھي بحث نه کي که عورتوں کو انکے طبیعي اور عقل و شرع کے بخشے هوے حقوق واپس کر دو '

کیونکہ یہ میری رہ چھوٹی ہوئی منزلیں ہیں ' جنکو الحمد للہ میلوں اور کوسوں پیچھے چھوڑ آیا ہوں -

میری دعوت اب صرف ایک ہی ہے یعنے امر بالمعروف و النہی عن المنکر ' اور یقین کیجیے کہ آپ لوگوں کے پیش نظر کوئی بھی شے ایسی نہیں ہے جو اسمیں نہو - البتہ اسمیں جو کچھہ ہے ' رہ دوسری صداؤں کو میسر نہیں :

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہرکجا می نگری ' انجمنے ساختہ اند !

یہ کیا ہے کہ تعلیم کی ضرورت آشکارا ہے ' اعمال حسنہ کا جمال سب کو مرغوب ہے - اخلاق کی خوبیوں سے کسی کو انکار نہیں - بد عملی و فسق و فجور کی کوئی بھی تعریف نہیں کریگا - عورتوں کے حقوق پر ایک ہنگامۂ لسان و قلم برپا ہو چکا ہے - اصلاح اصلاح ! ترقی ترقی ! اور عمل عمل ! سب کی زبانوں پر ہے ' تاہم جو گرفتار جہل و غفلت ہیں ' انکی سرشاری جہالت بدستور ' جو مبتلاے فسق و فجور ہیں ' انکی جسارت و جرأت علی حالہا ' اور جو مبتلاے بد عملی و ترک اخلاق حسنہ ہیں ' انکی حالت بد سے بد ترین ' کیا یہ اسی کا نتیجہ نہیں ہے کہ ہم میں دباؤ اور طاقت ناپید ہے ' اور کوئی قوت ایسی نہیں رہی جو ہمیں قول و عمل کی تطبیق پر مجبور کرے ؟

یہ دباؤ اور طاقت آج یورپ میں اجتماعی اور معاشرتی صورت میں ہے ' یعنے " سوسائٹی " اور اسکے اداب و رسوم (ایٹی کٹ) ایک ایسی طاقت رکھتے ہیں کہ ہر شخص خواہ کیسا ہی جری اور نـڈر ہو ' لیکن اگـر سوسائٹی میں کوئی ادنی سی جگہ بھی رکھتا ہے تو اسکے تحفظ کیلیے مجبور ہے کہ اپنے ظواہر اعمال میں کوئی بات ایسی نہونے دے جسکی بنا پر اپنے جگہ ضائع کردے -

مسلمانوں میں یہی چیـز زیادہ قوت و اثـر کے ساتھہ کارفرما تھی ' البتہ اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ رہ ہر انسانی اثر و عمـل کو رشتۂ الہی سے رابستہ کردیتا ہے - یہی قوت ہے جس کو لسان شرع نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لفظ سے تعبیر کیا ہے یعنی ہر مسلمان اسکے لیے مجبور تھا کہ رہ اعمال صحیحہ و حسنہ اختیار کرے ' اور اگر نہ کرے تو مسلمانوں کی سوسائٹی میں کسی عزت و وقار کے حاصل کرنے کا مستحق نہیں ہوتا تھا - یہ ایک احتساب عمومی کی قوت تھی جو ہر فرد کو دوسرے فرد کیلیے ایک قوۂ محتسبہ بنا دیتی تھی ' اور ممکن نہ تھا کہ اس احتساب عام سے کوئی بڑے سے بڑا فرد بھی بچ سکے -

پس آج اصلی ضرورت صرف اسکی ہے کہ قوم میں ایک دینی احتساب کی قوت پیدا کی جاے ' جو ہر عمل صالح و احسن کیلیے مقوم و مظہر ' اور ہر فعل زشت و بد کیلیے اپنے اندر ایک سخت معاشرتی سزا رکھتی ہو ' جب تک کہ ہماری سوسائٹی ایک ایسا قوی دباؤ پیدا نہ کریگی ' اس وقت تک محض دعوت و غلغلہ بیکار ہے -

ایک شخص جو اپنی جانثار بیوی کیلیے خونخوار درندہ ہے ' ایک نا عاقبت اندیش جو اپنے ذاتی مصالح کیلیے یا اپنے بعض نادان اعزا کی پر معصیت خوشی کیلیے اپنے لڑکیوں کو ازدواج غیر مناسب کے ذریعہ قتل کر رہا ہے ' ایک نفس پرست جو اپنے گھر سے باہر کی زندگی میں حسن و جمال کی زیادہ بہتر نظیریں دیکھکر آمادہ ہو گیا ہے کہ اس عورت کی رفاقت ازدواجی سے اپنے تئیں آزاد کرالے ' جس بد بخت کے سامنے کوئی ایسی نظر فریب دنیا نہیں ہے ' میں آپسے پوچھتا ہوں کہ ایسا نہ کرنے کیلیے اسکے نفس شریر کو کیا مجبوری ہے ' جبکہ سوسائٹی ہر حال میں اسکی پرستش کیلیے طیار ہے ' اور اسکے لیے نور و ظلمت میں کوئی فرق نہیں ؟

جو لوگ کہ معصیت و بد اخلاقی اور ظلم و عدالت کشی کے مجسموں کو انکی سزا دینے کیلیے طیار نہیں ' انہیں کسی فرقے کی اعانت کرنے اور اسکے حقوق کی وکالت کا کیا حق ہے ؟

قوم میں صحیح دینی حسیات پیدا کیجیے ' امر با لمعروف و نہی عن المنکر کی سنت رفتہ کو پھر زندہ کیجیے - اپنے اعمال کی بنیاد کسی قوم کی تقلید پر نہیں ' بلکہ خود اپنی تعلیمات صحیحہ پر رکھیے ' اور اپنے اندر اتنی قوت پیدا کیجیے کہ ہر تعلیم نموے کے ساتھہ ہو اور ہر اعلان عمل کے بعد - جب تک کوئی ایسی تبدیلی پیدا نہوگی اس وقت تک محض ادعائی مباحث و ہنگامہ آرائیوں سے کچھہ حاصل نہیں ہوسکتا -

آخر میں آپنے ظاہر کیا ہے کہ متفرنجین ہند کو ملزم قرار دینے میں آپ میرے ساتھہ ہیں ' مگر " معترم جنس " کی ترکیب میں خود یورپ کا اتباع موجود ہے ' اور نیز یہ کہ جنس اناث کے احترام و شرف کا سبب سمجھہ میں بالکل نہیں آتا -

میں نے اگر جنس اناث کو " جنس معترم " لکھا تو یقین کیجیے کہ اس فرض تعبد و پرستش سے مرعوب ہوکر نہیں لکھا ' جو یورپ اپنی زندگی کے بیرونی مناظر میں ظاہر کرتا ہے - بلکہ میرے سامنے اسلام و داعی اسلام (علیہ الصلوۃ والسلام) کا اسوۂ حسنہ موجود ہے اور وہی مجبور کرتا ہے کہ فطرۃ انسانی کے اس اجمل ترین مظہر کے " احترام " کا اعتراف کروں -

" الرجال قوامون علی النسا " اسکے منافی نہیں ' بلکہ اسی کا نتیجہ ہے - فطرۃ نے عورت کے ذمے حفظ و تکثیر نوع انسانی کی خدمت اقدس و اعلی سپرد کی ' اور اسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مردوں کو اسکے قیام حیات اور ضروریات معیشت کے فراہم کرنے پر مجبور کیا جاتا - اس اختلاف حالت سے مردوں کو جسمانی قوت عورتوں کے مقابلے میں قدرتی طور پر زیادہ حاصل ہے : و للرجال علیہن درجۃ -

بہر حال اب اس مبحث نے جنسی مساوات و عدم مساوات کے موضوع بحث کی صورت اختیار کرلی ہے - بہتر ہے کہ چند دیگر مکاتیب و رسائل جو اس بارے میں آچکے ہیں ' پہلے شائع کردیے جائیں ' اسکے بعد بہ تفصیل اپنے خیالات شائع کروں -

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن)

مصنفۂ مسٹر بی - کے - داس - کلکتہ - سب ایڈیٹر بنگالی -

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انہدام ' واقعہ جانکاہ ۳ - اگست ' ہندوستان میں اس کے متعلق شورش ' عدالت کی کارروائی ' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وائسراے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ہیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اور جو کچھہ انہوں نے لکھا ہے رہ (Man on the Spot) کا مصداق ہے - اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شائع ہوئی ہے - اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - یہ ایک ایسی کتاب ہے جسکو مسلمانوں کی موجودہ بیداری کی ایک موثر سرگزشت سمجھنا چاہیے - درمیان میں جابجا متعدد ہاف ٹون تصویریں بھی دی ہیں - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاہئیں -

قیمت ایک روپیہ المشتہر

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

شئون عثمانیه

دولت اسلامیه کے ایک عضو مقطوع کا انجام

تخت البانیا پر ایک نصرانی شهزاده

آزادي کے لیے البانیوں کي قابلیت، یورپ کا اس سے مقصود، ایک بهترین انتظام کا ترک

انگلستان کي مایۂ ناز خدمت امن یعني لندن کي موتمر السفراء کامیاب سمجهي جاتي هے کو وه جنگ کے اهوال و فظائع میں شمه بهر بهي تخفیف نه کر سکي - یه کیوں ؟ اسلیے که اس نے طاقت کے عفریت یعني دول یورپ کو دست و گریباں هوے نه دیا ' اور مسئله البانیا کي گره کو تیغ کي نوک کے بدلے قلم کي نوک سے سلجها دیا - مگر کیا یه صحیح هے ؟ کیا انگلستان نے امن کي کوئي حقیقي خدمت کي ؟ یا صرف هنگامي و فوري ؟ کیا قواء دول کا توازن برهم نهیں هوگیا ؟ اور هر سلطنت کو اپني جنگي طاقت میں اضافه کرنا پڑا ؟ اور کیا در حقیقت مسئلۂ البانیه حسب دل خواه حل هوگیا ؟ ان سوالات کا جواب دینا اس شخص کے ذمے هے جو موتمر السفراء (سفرا ئي کانفرنس) پر ایک عام نظر ڈالنا چاهتا هو -

مگر هم اسوقت یه دیکهنا چاهتے هیں که اس موتمر نے اسلام اور البانیا کے لیے کیا کیا ' اور کیوں کیا ؟

اتحاد دول در حقیقت حکومت اسلامیه کے لیے ایک پیغام مرگ تها ' جو وقت کے آنے سے پہلے اسے پهنچا دیا گیا هے - اس اتحاد نے یه بتلا دیا که دول کي باهمي رقابت اور عداوت کا جو تنکا اس غریق بحر فنا کیلیے سهارا تها ' وه بهي اب بر سر زوال هے ' اور وه وقت دور نهیں جب اس جسم کي جگه سطح آب کے بدلے قعر دریا هو ' اور عرصه کے منتظر حریفوں میں بصلح و آشتي تقسیم هو جائے -

اگر (خاکم بدهن) حکومت اسلامیه کي تقسیم کے لیے کبهي آخري اتحاد هوا تو اسکي تاریخ کا آغاز اسي موتمر سے هوگا ' اور اسکے مولد و منشا هونے کا شرف انگلستان هي کو حاصل هوگا -

البانیا کے لیے اس موتمر نے کیا کیا ' اور کیوں کیا ؟ اسکا جواب هم انگلستان کے ایک مشهور کاتب سیاسي لوئس ولف کي زبان سے دینا چاهتے هیں - کاتب مذکور نے البانیا کي حکمراني پر ایک مضمون لکها هے جو گریفک کي تازه اشاعت میں شایع هوا هے - اس مضمون میں ان تمام نقطوں پر بحث کي گئي هے ' جو هم لکهنا چاهتے تهے - مضمون کے ترجمے کے بعد کسي ملاحظه کي ضرورت نه تهي ' مگر بد قسمتي سے همارے ملک میں مقالات و رسائل کو ایک غلط انداز نظر سے زیاده توجه نصیب نهیں هوتي ' اور مقالات سیاسیه تو شاید اس سے بهي محروم رهتے هیں - اسلیے پہلے چند امور کي طرف قارئین کرام کي توجه مبذول کر دینا ضروري هے -

دنیا همیشه یه سمجهتي تهي که حقائق پر اقالیم و ملک کے تغیر کا اثر نهیں پڑتا ' مگر یورپ کي سیاست نے ثابت کردیا که ایام کي طرح حقائق کي دنیا بهي ان تغیرات سے متاثر هوتي هے -

یعنے اگر بلقان میں دو اور دو چار هیں ' تو ممکن هے که وه هندوستان میں دو اور دو پانچ هوں -

" وطن صرف اهل وطن کے لیے هے " یه وه اصول هے جسکي تبلیغ همیشه دولت عثمانیه کي عیسائي رعایا میں یورپ نے کي هے - عثماني مسیحي رعایا میں سے جب کبهي کسي فرقه نے حریت و استقلال کا مطالبه کیا هے تو یورپ نے همیشه اسکو مطالبۂ مشروع اور حق طبیعي کا سوال قرار دیا هے ' لیکن اگر یهي سوال هندوستان ' مصر ' یا مغرب اقصی کي سر زمین سے بلند هوا تو وه یکسر بغاوت اور جرم سمجها گیا - یه کیا هے که جو شے هندوستان میں بغاوت و سرکشي هے ' وهي بلقان اور آرمنیه میں مطالبۂ مشروع اور حیات قومي کا ایک ثبوت طبیعي هے ؟

انگلستان کو چونکه دهاء و سیاست سے نصیب وافر ملا هے اسلیے اس نے همیشه ایسے مواقع پر دو جماعتیں کر دي هیں ' کارکن اور سرگرم جماعت کو فوضوي (انارکسٹ) قرار دیکے انکے ابادت و استیصال کے لیے قانون کي تیغ بے پناه سے کام لیا هے ' اور دوسرے کو یه لکهے سمجها دیا هے که ابهي تم تیار نهیں هو ' جب وقت آئیگا تو هم خود دیدینگے -

لیکن اگر البانیا کي خود مختاري کا وقت آگیا هے جهانکي زندگي اب تک خانه بدوشانه اور قبیله وار هے تو هندوستان اور مصر میں کیوں خود مختاري کا وقت نهیں آیا ؟ حالانکه یه دونوں مقامات تهذیب و تمدن اور تعلیم و تربیت نیز ادارت و انتظام میں یقیناً البانیا سے بدرجها بهتر هیں -

یه کیا اسلیے هے که البانیا دولت عثمانیه کا جزء هے ' اور یه دونوں مقامات دولة برطانیه کے اجزاء هیں ؟

یورپ کي سیاست کا قوام دو جزو سے هے ' ایک خود کامي اور دوسرا نفاق - اسکے جس عمل سیاسي کو دیکهو گے ' اسمیں یه دونوں چیزیں ضرور موجود پاؤ گے - کسي قوم کو غلامي کي بیڑیوں سے آزاد کرنا ایک نهایت مقدس کام هے مگر یورپ جب اسے انجام دیتا هے تو وه بهي خود غرضي و نفاق سے آلوده هوتا هے - البانیا کو آزاد کرایا گیا ' مگر اسلیے نهیں که وه ایک کامیاب و قوي سلطنت هو بلکه اسلیے که وه ایک برزخ هو جو یونانیوں اور سلافیوں اور آسٹریا اور اطالیا میں حائل رهے اور انکو باهم ٹکرانے نه دے !

گو یورپ کهتا هے که اسکا دامن مذهبي تعصب کے کانٹوں میں الجها هوا نهیں هے اور بعض ساده لوح باور بهي کرلیتے هیں ' مگر کیا کیجیے ' واقعات همیں عدم یقین پر مجبور کرتے هیں - هم جب کبهي یورپ کے اعمال سیاسیۂ کو دیکهتے هیں تو صاف نظر آتا هے که اسکا مقصد وحید محض اسلامي نفوذ و اقتدار کا مٹانا ' اور اسکي جگه مسیحي مغربي اثر کو قائم کرنا هے - یورپ نے ابتک عثماني رعایا میں سے جن جن اقوام کو مثلاً بلغاریا ' یونان ' رومانیا کو آزاد کیا هے ' نه انمیں تعلیم تهي نه تمدن اور نه اداري و سیاسي قابلیت ' مگر با ایں همه یورپ نے انهیں آزاد کرایا اور انتظام کے لیے اپنے یهاں کے اشخاص اور

حکمراني کے لیے اپنے یہاں کے خانداني شہزادے بھیجے اور اسطرح حکومت اسلامیہ کے اعضاء سے نئي مستقل عیسائي ریاستیں قائم کیں -

هم یہ نہیں کہنا چاهتے کہ قرون مظلمہ کي طرح آج بھي یورپ اپنے اعمال میں نصرانیت پرست ہے' مگر یہ هم جانتے هیں کہ وہ اسلامي نفوذ کے مٹانے اور عیسائي نفوذ کي توسیع میں پوري طرح سرگرم ہے - پس یا تو یہ اسلیے ہے کہ یورپ آج بھي اسیطرح عیسائیت پرست ہے جسطرح کہ پہلے تها مگر اپنے جوش ملي کو از راہ نفاق چھپاتا ہے' یا وہ خود تو مسیحیت کي حلقہ بگوشي سے آزاد ہے' مگر اسکي سیاست آزاد نہیں -

اسکي تازہ ترین مثال البانیا ہے - البانیا کے لیے بہترین انتظام یہ تها کہ کوئي امیر عبد الرحمن تلاش کیا جاتا' اور چاها جاتا تو غالباً اسعد پاشا اس خدمت کو انجام دیسکتا' مگر ایسا نہیں کیا گیا اور عیسائي شہزادہ یورپ سے بھیجا گیا' تاکہ یہ زمین کا ٹکڑا جو هلال کے نیچے سے نکل آیا ہے' پوري طرح صلیب کے قبضے میں آجائے' اور اسطرح عیسائي ریاستوں کي تعداد میں ایک اور اضافہ هوجائے !

بهرحال مسٹر لویس ولف لکھتے هیں :

" تیز اور درخشاں واقعات کے اس عہد میں زندہ رهنا هر انسان کا طبیعي حق ہے "

یہ وہ فقرہ ہے' جو " ڈسرا ایلي " نے مسز رجس ولیمس کو سنہ ۱۸۶۲ ع میں اسوقت لکھا تها' جب یوناني لارڈ اسٹینلي کو اپنا بادشاہ بنانا چاهتے تھے -

اس عہد کو مطلب پرست کہنا کتني سنگین غلطي ہے یہ ایک بے پایاں داستان ہے جسکے چھیڑنے کا یہ موقع نہیں - آجکل تو یہ حالت ہے کہ کہانیوں کي طرح دفعۃ تخت الٹتے اور تاج ملتے هیں !

سر ایڈورڈ گرے اور وزارتہاے عظمی (چانسلرز) کے دوسرے بھیگے هوے کملوں کے علی الرغم' ابھي تک هم اسي داستان بے پایان کے عہد میں هیں - اخبارات سریرهاے سلطنت کي سرنگوني اور تاجہاے شاهي کي دریوزہ گري کي خبروں کے علاوہ دوسري خبروں میں بہت هي کم دلچسپي لیتے هیں - مثال کے لیے ایک مختصر سے هفتہ کي دو دهشت انگیز افواهیں هیں - " بلغاري تخت کا انقلاب' اور " پوسٹڈم " کي الهن بارک سے ایک اهم خبر " یعني شاہ البانیا کا اعلان !

اگر مسکین ڈزریلي اسوقت زندہ هوتا' تو جسطرح وہ لارڈ اسٹینلي پر' جسکو اس کا باپ کتاب ازرق بر چیس Blue Book in breeches میں کہا کرتا تها اور جس کے لیے تاج یونان کي خیرہ کن مہم کوئي دلکشي پیدا نہ کر سکي' رحم اور رشک کرتا تها' اسیطرح وہ شاهزادہ وائڈ پر رشک کرتا' جسکے حصے میں البانیا کا تخت آیا ہے' اور اس حکمراني البانیا کي طلائي فرصت پر پر جوش نظمیں لکھتا رهتا -

ڈزریلي سنہ ۱۸۳۰ ع میں رشید پاشا سے یا مینا میں ملا تها جسطرح کہ چند سال پہلے بائرن اسي شہر داستان میں علي اعظم سے ملا تها اور ایک لحظے کے لیے قیام البانیا کا خیال خام رکھتا تها - " ممکن ہے کہ هوچکا هوتا " اسکي کتاب کا یہ باب بھي کیا باب ہے ! یہ وہ دن تھے کہ یہ " عجیب و غریب بچہ " مشرق درخشاں میں الوربي یا اسکندر کے طرز عمل کے دوبارہ جاري کرنے سے کہیں کم' انگلستان کي وزارت عظمی کے خواب دیکھتا تها !

وائڈ کا شاهزادہ ولیم غالبا مدرسہ خیالیہ Romantic School کا متبع نہیں' اور نہ پوسٹڈم میں اس قسم کے خیالات کي حوصلہ افزائي کي جاتي ہے -

پھر تخت البانیہ کي امیدواري کے لیے کیا شرائط هیں ؟ یہ ایک راز سربستہ ہے' ابھي اسي دن ٹیمس کے ایک ظریف مراسلہ نگار نے مشورہ دیا تها کہ پرنسیس میوڈل " ایٹ هومس " کي کامیابي نے دول میں یہ خیال پیدا کیا ہے کہ اسکا شوهر ان باهم جنگ آرا البانیوں میں اتحاد و اتفاق کے روشناس کرنے کے لیے بخوبي موزوں هوگا -

بهرنوع یہ تاریخ کي عجیب و غریب بازگشت ہے - کیونکہ البانیا کي روایات (Tradition) کا آغاز کیڈمس (Cadmus) اور هارمونیا (Harmonia) کے قصے سے هوتا ہے جنکے یہاں الیریا (Illyria) پیدا هوا' جو تمام البانیوں کا مورث اعلی ہے -

آیا ایک ایسے تجربہ کا اعادہ مناسب ہے جسکو خدا علم السیاسہ کے عہد طفلي میں کامیابي نہ دیسکے ؟ یہ ایک علحدہ سوال ہے -

در حقیقت سچ یہ ہے کہ شاهزادہ وائڈ کا انتخاب نہیں هوا ہے اور نہ وہ کسي خاص طریقہ پر البانیہ کي حکمراني کے لیے تیار کیا گیا ہے' بلکہ اسکا انتخاب محض اسلیے هوا کہ یورپ کے طبقہ شاهزادگان میں وہ ایک ایسي ذات ہے جو یہ کوشش کرکے دیکھنا چاهتي ہے' اور اسکے ساتھہ هي نہ تو وائنا اور روما میں اسکے متعلق شکوک هیں اور نہ وہ دول یورپ کي وسیع الاختلاف سرد مہریوں کیلیے اسمیں کوئي بر انگخیتگي رکھتا ہے - فہم و همت کا یہي ثبوت هوسکتا ہے اور امید ہے کہ ایسا ہے - اخر رومانیا اور بلغاریا کے بادشاهوں کے متعلق بھي تو کچھہ زیادہ معلوم نہ تها جو اسي منصب کے لیے انتخاب کیے گئے تھے' اور ابھي تک اپنے اپنے تاجوں کو برقرار رکھے هوے هیں ؟

تاهم البانیا کي قسمت کے متعلق پیشینگوئي کرنے میں ان گذشتہ مثالوں پر اعتماد مناسب نہیں - یہ ملک رومانیا اور بلغاریا بلکہ عثماني شاهنشاهي کي تمام سرحدي جاگیروں سے بالکل مختلف ہے - تقسیم اقوام اجتماعي' اور نیز تاریخي حیثیت سے یہ ایک دوسري هي دنیا کا قلعہ ہے - نہ تو سلافیوں سے اسکو کوئي نسبي تعلق ہے اور نہ یونانیوں سے' اور نہ ترک هي اسکو پوري طرح کبھي مطیع کرسکے - اجتماعي حیثیت سے یہ اب تک عہد قبائل میں ہے' البتہ یہ خیال کہ نہ کبھي وهاں ایک قوم هوئي ہے اور نہ کبھي هوگي' ضرور ایک مغالطہ ہے - ایک زمانے میں اسي طرح ایک قوم تھي جسطرح انگلستان انجیون بادشاهوں کے زمانے میں ایک تها -

اسکے جاگیر دار نوابوں نے (Fendel Barons) بارها بیروني دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے وطن عزیز کي متحدہ طور پر مدافعت کي' مثلا انکي جنگ زیر قیادت سکندر اعظم (یہ اسکندر مقدوني نہیں بلکہ اسکندر الباني ہے) - بارها یہ بھي هوا کہ خود انمیں سے کسي با شوکت و صولت شخص نے (جیسے محمد شوتي یا مشہور و معروف علي پاشا) بزور و جبر انمیں اتحاد قومي کي سي کیفیت پیدا کردي' مگر یہ طریقہ اتحاد همیشہ داخلي رها' کبھي خارجي نہ هوا' یعني اس شبیہ اتحاد کا موسس کبھي بھي غیر الباني هاتھہ نہ هوا -

بیشک یہ ممکن ہے کہ البانیا کو فتح کرکے مثلاً آسٹریا کا ایک صوبہ بنا دیا جائے' جیسا کہ وہ کسي زمانے میں رومي سلطنت کا ایک صوبہ تها' مگر ایک بین القومي معاهدہ اور ایک اجنبي شاهزادے کے زیر حکومت اسکو ایک قوم بنانا' ایک مشکوک

و نہب اموال و هتک اعراض مسلمین ، دز آخر کار موجب سلب اطمینان قلوب و توجه انظار مسلمین گشته -

حتی سبب بیداري و تیقظ اسلامیان ، و گرد اتفاق و اتحاد گشتن ایشان ، همانا معاملات حاضره و سیاست سقیمۂ سرادوارد گرالي مي باشد -

با ایں حرکات مخالف عقل و حکمت ، دولت انگلیس هیچ وقت خود را در آینده از هجمات آلمان و روس ایمن و آسوده نخواهد داشت - از بیم استیلاے آلمان و روس وقتے انگلیسیان آزاد و آرام خواهند شد که سینه ها و شمشیر هاے مسلمانان سپر آں گردد !

حسبت شیئاً و غابت عنک اشیاء !

(روابط أخوة مسلمانان هند و عثمانیه)

دیگر آنچه بسیار اسباب ممنونیت و تاثر خاطر گشته ، همانا خرط ارتباط و تعلق مسلمانان هندوستان ، و معاونت و یاري ایشاں به مجاهدین و برادران عثمانی خود شان در انسامان ست - جداً ایں حسیات و عواطف و علاقات در آینده مایۂ هزاران امید واري ، و فلاح عالم اسلامي ، و تمرکز مرکز حقیقیۂ خلافة اسلامي است -

دریں شکي نیست که مسلمانان عثمانیه هم به همیں حسیات و علائق قلبیه مربوط اند - دراں سرزمین فردے و جریدۂ نیست که همۂ آں از احسانات عمیمه و همدردي اخوان عزیز و محترم هند متشکر و متحسس نباشد -

ایں حسیات خود شاں را در هنگام مواصلت و معاودت وفود طبیۂ هلال احمر از هندوستان ؛ به برادران اسلامي خود ، مادةً و معناً ابراز و اثبات نموده اند -

وفد هاے مذکوره را با اعلی حضرة سلطان المعظم ، وزراے عظام ، رجال کبار ، جمیع طبقات ملت ، ملاقات حاصل شد - انواع عزت و اکرام و تعظیم و احترام ، در بارۂ ایشان مجري و معمول گشت - از فداکاري و برادري ایشاں تقدیم تشکرات بے غایات نمودند -

(ختم مقاله)

لله الحمد ، همه پیر و یکتا کیش و آئین ، و همه باهم در دیانت مبجلۂ اسلامیه برادریم - آیۂ کریمۂ " انما المومنون اخوة " و کلمۂ جلیلۂ " لا اله الا الله محمد رسول الله " تمام مسلمانان را زیر یک کلمه و یک لواء الحمد جمع کرده است !

پس باید در تالید و تقویت ایں اخوة و تاکید ایں روابط جلیله همۂ مسلمین مومنین بیش از بیش بکوشند ، تا از شر اعداء دین مقدسۂ الهي بتوانیم ، در امان و حفظیت زندگاني بنمائیم -

ایں فدوي جاں نثار که بغیر از خیرخواهي و خدمت اخوان مسلمین تا اکنوں مسلکے و پیشۂ تعقیب نه کرده ، و سالیان دراز حبس و فقر و همه گونه متاعب و مصائب را در راه ملت پرستي و حریت خواهي متحمل گشته ، (و الحمد لله علی ذلک) بکمال سعي و جهد بتقویت ایں حسیات شریفه خواهم کوشید ، و حسیات و افکار محترمۂ برادران هند خود را بذریعه قلم و مقالات خود به عثمانیان بخوبي خواهم فهمانید - همچناں افکار آں دیار را نیز بواسطۂ صحائف معتبرۂ اسلامیۂ هند به مسلمانان هند معرفي خواهم نمود -

بدیں مقالۂ حقیرانۂ خود در باره عرض تشکرات از اخوان دین خودم نموده ، سعادت و موفقیت ایشاں را از درگاه ایزد متعال التماس مي کنم -

و نیز کمال احترام و ثنا ، و بغایت ستایش وافر خود را ، با برادر با جان برابر محترم و غیور خودم (مولانا ابو الکلام آزاد) متع الله المسلمین بطول حیاته ، عرض و تقدیم نموده ، صحت و سلامتي حضرتش را از حضرة واهب العطایا مسئلت مي نمایم !

" خذ ما صفا و دع ما کدر "

س - م - توفیق

مخابر و مراسله نگار جریدۂ اسلامیه " سبیل الرشاد " آستانۂ علیه - ترجمه کالکوله

برید فرنگ

مسئلۂ شام

مطامع فرانسه در شام

سرزمین شام میں نئي ریلوے رعایت کے لیے فرانس کي موجوده سرگرمیوں سے ان اعلانات کی پورے طور پر تائید هوتي هے جو اس سرزمین میں فرانس کے اقتصادي مصالح کي اهمیت ، اور انکے حفظ و ترقي کے عزم کے متعلق چند ماه هوے ، موسیو پوانکارے رئیس جمهوریت فرانس نے کیے تھے -

یه واقعه هے که شام میں صرف فرانس هي کے مصالح غالب و بالا تر نہیں هیں بلکه کہنا چاهیے که ابتک رهي ایک ایسي یورپین قوم هے ، جس نے اسکے اقتصادي سرچشموں کو آشکارا کیا هے !

حجاز ریلوے اور اسکي موجوده و آینده پیش نظر توسیع سے قطع نظر ، شام کے تمام ریلوے خطوط فرانسیسي هیں - اسي طرح بیروت کا بندرگاه ، کو اے کمپني اور گیس کمپني بهي فرانسیسي هیں ، اور غیر فرانسیسي کاموں میں بیروت کي آب رساں کمپني جو کبهي شام میں برطانیه کے اقتصادي مصالح کي یادگار وحید تهي ، اب وه بهی فرانسیسي هاتهوں میں آکے ختم هوگئي هے -

تعلیم کے میدان میں بهي فرانسیسي پیش پیش هیں - اصلي مرکز یعني بیروت کا امریکن کالج امریکه کے کروڑ پتي دولتمندوں کي فیاضي اور صدر کي غیر معمولي سر گرمي کے باوجود ، اس یونیورسٹی سے پیچهے رها جاتا هے ، جسکو گورنمنٹ سے مدد بهی ملتي هے ، اور جیسوئٹ فرقه کے پادري چلا رهے هیں - یه فرانسیسي یونیورسٹي حال میں قانون اور انجینیري کا ایک ایک کالج کهول کے امریکن کالجوں سے اور آگے بڑهگئي هے - فرانس سے آئے هوے مذهبي مناصب و مجالس کے سیلاب نے شام میں مزید فرانسیسي سرمایه اور دماغوں کي آمد کا فیصله کردیا هے - مگر حکومت فرانس کے لیے دماغوں اور سرمایه کي یه معقول مقدار تسلي بخش نہیں هے ، اور اسلیے وه نہایت زور کے ساته مشن لیک (Mission Lapue) کي تعلیمي سرگرمیوں کي مدد کررهي هے -

فرانس کي اخلاقي سرگرمیاں صرف شام هي تک محدود نہیں ، بلکه تمام مشرق ادنی کو اپنے آغوش میں لے رهي هیں - اقتصادي میدان میں تو یه حالت هے که اسکا دعوي برتري و تفوق جس درجه بهي هو ، بالکل ظاهر و مدلل هے

شام کے ریلوے خطوط کا نقشه درج ذیل هے - اس سے فرانس کے اقتصادي مصالح کي اهمیت اور بالاتري و استحقاقي حقوق کے متعلق اسکے دعوے کي صحت کا اندازه هوجائیگا :

نام	کیلومیٹر
بیروت و دمشق لائن	۱۴۹
دمشق و مزریب لائن	۱۰۳
رایق والبیور لائن	۳۳۱
حمص و طرابلس لائن	۱۰۲
بیت المقدس و یافا لائن	۸۷

بیروت حاملیتن لائن	١٩
ما ملیتن و جبل لائن (جسکی تعمیر عنقریب در ماہ میں شروع ہوگی)	١٥
کل	٨٠٦

شام میں غیر فرانسیسی ریلوے خطوط صرف رہی ہیں ' جو ریلوے کے متعلق ہیں - اور وہ حسب ذیل ہیں

کیفا و دمشق لائن	٢٨٥
کیفا و عکری لائن	٢٣
عفولی و بیت المقدس لائن (جو ابھی زیر تعمیر ہے اور جسمیں سے ٢٣ کیلو میٹر تیار ہوچکی ہے)	١٢٠
	٢٥٨

ان پہلوؤں کی برتری بالاخر جرمنی کو بھی ماننا پڑیگی -

لیس ابتدائی گفتگو سے قطع نظر جو شاہی عثمانی بنک اور تیچ اور نیت بنک میں بغداد ریلوے کے متعلق ہوئی ہے اور جسپر یورپ کے پریس نے اسقدر انتقاد کیا ہے - الیپو سے مسکینی تک توسیع خط آہن کی رعایت کی خبر سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ایشیائی ترکی میں اپنے اپنے حلقہاے اثر کے تعین کے متعلق جرمنی اور فرانس میں مفاہمت کا سلسلہ جاری ہے -

فرنچ ریلوے بھی جو پی - ایچ - تی کے نام سے مشہور ہے ' الیپو برجک تک توسیع کا حق رکھتی ہے - مسکینی برجک سے جنوب میں سو میل پر واقع ہے ' اور غالباً یہ فرض کرنا بیجا نہیں کہ برجک جو ایشیاے کوچک کا ایک جزو ہے اور جرمنی کے حلقہ اثر میں واقع ہے ' مسکینی کا قائم مقام بنایا گیا ہے -

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی فریب سیاست توسیع خط مسکینی کے ساتھہ غیر ہمدردانہ رہی ہے ' لیکن اس امر کے باور کرنے کے لیے کہ اس رعایت کی تصدیق ہوگئی ہے ' اسباب موجود ہیں -

اس امر کے فرض کرنے کے بھی وجوہ موجود ہیں کہ ہر ایک ریلوے کی اسکیم عالم خیال سے عالم حقیقت میں داخل ہوگئی ہے اور حکومت عثمانیہ کو بالاخر خط وادی جردان Jordanvalley Trace کو منظور کرنا پڑا ہے -

مجھے کم و بیش مستند ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس طرح کی ریلوے بنانے والی کمپنی نے ایک انجنیر کو جو ریجی کمپنی میں ملازم تھا ' حال میں یہاں مامور کیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں اسی قسم کی ایک تقرری پیرس میں بھی ہوئی ہے - یہ پیش بندانہ تقرریاں ضرور ایک خاص امر کی علامت قرار دیجا سکتی ہیں - کمپنی چاہتی ہے کہ جونہی ترکی اپنے بلقانی ہمسایوں کے ساتھہ قطعی صلح کرلے ' فوراً ہی کام شروع کردیا جاے -

خط وادی جردان کے متعلق سرکاری منظوری کے حصول کو اس طویل گفتگو کا خاتمہ فرض کیا جا سکتا ہے جو فرنچ کمپنی اور محکمۂ حجاز ریلوے کے درمیان اول الذکر شاخ کیفا و دیرا کے لینے کے متعلق ہو رہی تھی - واقعی فرنچ ریلوے کمپنی کے لیے شاخ کیفا و دیرا کے لینے کا سوال نہایت شدید اہمیت رکھتا ہے ' کیونکہ حجاز ریلوے کے شرح کرایہ کو معمولی کردینے سے دمشق و بیروت اور دمشق میزرب لائنیں لنگڑا رہی ہیں ' اور بالواسطہ بیروت کے پورٹ کمپنی کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے -

دندانہ دار پہیوں والی ریلوے (Cog Wheel Railway) اپنے ڈھالوں راستوں کے ناگزیر صرف عظیم ' اور اس شکست و فرسودگی کے ساتھہ جو ریلوے کے منقولہ و غیر منقولہ ذخیرے میں پیدا ہوتی ہے ' ایک ایسی لائن ہے جو اقتصادی حیثیت سے بھی بالکل ناقص ہے ' اور ایک ایسی سرکاری لائن کے مقابلہ میں شاید ہی کسی نے ثبات و پامردی کا فیصلہ کیا ہے ' جسے کوئی اپنا سرمایہ خطرہ میں ڈالنا نہو ' جیسے کہ حجاز ریلوے ہے -

اگر شاخ کیفا و دیرا بھی فرانس کے ہاتھہ پہنچگئی تو پھر شام میں ریلوے کا موجودہ اور مجوزہ جال بتدریج عملاً بالکل فرانس کے ہاتھہ میں چلا جائیگا - حجاز ریلوے کے مرکزی لائن کا وہ حصہ جو دمشق سے دیرا اور شام کے آگے مدینہ تک چلا گیا ہے ' شام میں معمولی تجارت کے بدلے زیادہ تر حاجیوں اور سپاہیوں کے لیجانے کے لیے ہوگا -

رہی شاخ افولی و بیت المقدس جو ہنوز زیر تعمیر ہے تو اسکی قسمت میں بھی بالاخر فرانس ہی کے ہاتھہ جانا ہے - اور غالباً مع اسکے متعلقہ لائن کے ' جو کیفا و ایکر کے درمیان میں ہے اور جسکے آیندہ ترکوں کے ہاتھہ میں رہنے کے لیے (اگر فوجی اقتدار کی خیالی وجہ نہ ہوئی تو) کوئی اور معقول سبب نہ ہوگا -

ابھی یہ کہنا محض جرأت ہوگا کہ شام میں فرانس کی سیاسی سرگرمیاں اسکی اقتصادی سرگرمیوں کے ساتھہ ساتھہ جائیگی - بمشکل یہ امید کی جاسکتی ہے کہ مراکش میں عمل استعماری کے ساتھہ ' جو ہنوز غیر مختتم ہے ' وہ شام میں ایک دوسری مہم استعماری میں اپنے آپ کو پھنسائیگا - اور خصوصاً بالفعل - کیونکہ فرانس کے متعلق شامی مسلمانوں کی راے اچھی نہیں ' اور ممکن بغاوتوں کی پیش اندیشی کی ضرورت اور اپنے جرمن رقیب سے ' جو ایک موثر قرب میں یعنے الیگزنسڈرنیا میں موجود ہے ' ممکن تصادم کے لیے تیاری ' ایک ایسی حالت ہے جو اسکی فوجی طاقت کے بیشتر حصہ کو اپنی طرف پھیر لیگی -

لیکن صورت معاملہ انگلستان کے حق میں اس سے بالکل مختلف ہے ' جسکو تمام آبادی کی ہمدردی حاصل ہے ' جسکے قدم مصر اور سینا میں کم و بیش استحکام کے ساتھہ جمے ہوے ہیں ' اور جسکے ہاتھہ میں مالطہ ' قبرص ' اور اسکندریہ کی وجہ سے سمندر کی بھی کمان ہے - برطانی احتلال (Occupation) یا برطانی حمایت (Protection) شام کو سرسبزی کے اعلی درجہ پر پہنچا دیگا ' اور اقتصادی حیثیت سے فرانس فوائد اندوز ہوگا -

شام کے متعلق برطانی ارباب استعمار کی دلچسپیوں میں طویل جمود کے بعد اب ایک نمایاں حرکت ہوتی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ شام کی ترقی کے لیے مالی مجالس حکام (سنڈیکیٹس) زیر ترتیب ہیں - شمال لبنان میں تقسیم آب و آبپاشی کی اسکیم ' جو مشہور فرم سر جان جیکس لیمیٹڈ نے اپنے ہاتھہ میں لی ہے ' اور فلسطین میں تیل نکالنے کا کام جو ایک برطانی مسلسل حکام (سنڈیکیٹ) لیگی اور جس نے تلاش مقامات کا کام نہایت حوصلہ افزا نتائج کے ساتھہ شروع کر دیا ہے ' ان دونوں کاموں کو ایسا ابتدائیہ تجربہ خیال کیا جاسکتا ہے ' جو اسلیے ہیں کہ بالاخر شام میں فرانس کے پہلو بہ پہلو برطانیہ کے اقتصادی مصالح کے پیدا کرنے کی طرف رہنمائی کریں -

شام میں سرمایہ لگانے کے لیے وسیع میدان ہیں ' اور برطانیہ اور فرانس دونوں کے سرمایہ دار طرفین کے فوائد کے لیے ان میدانوں میں کام کر سکتے ہیں -

(مراسلہ نگار . پر ایسٹ)

مذاكرهٔ علميه

طبقـــات الارض

استـــدراک بر " تقـــدم علوم "

الهلال نمبر ۲۳ میں بسلسلۂ تقدم علوم و معارف " علم الانسان کے عنوان سے ایک عجالۂ مختصرہ شائع ہوا تھا ' جسمیں بربناے علم الارض (جیوا لوجبي) تکوین زمین کے مختلف طبقات و مراتب کي طرف اشارہ کیا تھا - چونکہ مقصود اختصار تھا ' اسلیے پوري تشریح کے ساتھہ یہ موضوع بیان نہ کیا جاسکا ' اور اختصار بیان سے مطلب میں ایک حد تـک خلط مبحث سا ہوگیا -

زمین کے طبقات کي تقسیم کئي حیثیتوں سے کي جاتي ہے - ایک تقسیم بلحاظ مختلف ادوار و ازمنۂ تکوین کے ہے - ایک بلحاظ طبقات و مدارج کے ' اور پھر تیسري تقسیم بلحاظ آثار حیات و نشؤ حیات کے -

ان میں سے ہر تقسیم مستقـل ہے ' اور ہر قسم کے مختلف مدارج و ترتیبات ہیں -

اس مضمون کا اصل موضوع چونکہ طبقـات الارض نہ تھا ' اسلیے صرف مختلف تقسیمات ارض کا حاصل اور خلاصہ بیان کردیا گیا - بہت ممکن ہے کہ بعض قارئین کرام پر معلومات ارض مشتبہ ہوجائیں ' اسلیے چاھتا ہوں کہ ایک مختصر تحریر طبقات الارض کے متعلق بھی شائع کردي جاے -

میں مولوي محمد قاسم صاحب عثماني کا ممنون ہوں جنھوں نے چند مستند کتابوں کا مطالعہ کرکے اس تحریر کا مواد مہیا کردیا -

علماے ارض نے اب تـک تین قسم کي زمینیں دریافت کي ہیں -

(۱) Igneons (اگنینس) یہ زمین اگنینس اسوجھہ سے کہلاتي ہے کہ حرارتِ زمین کي تدریجي تبرید کے بعد سب سے پہلے بني ہے - پس ہم اسکو " ارض آتشیں " یا " ارض ناریہ " کہہ سکتے ہیں -

تشـــجـــرہ طبقـــات الارض

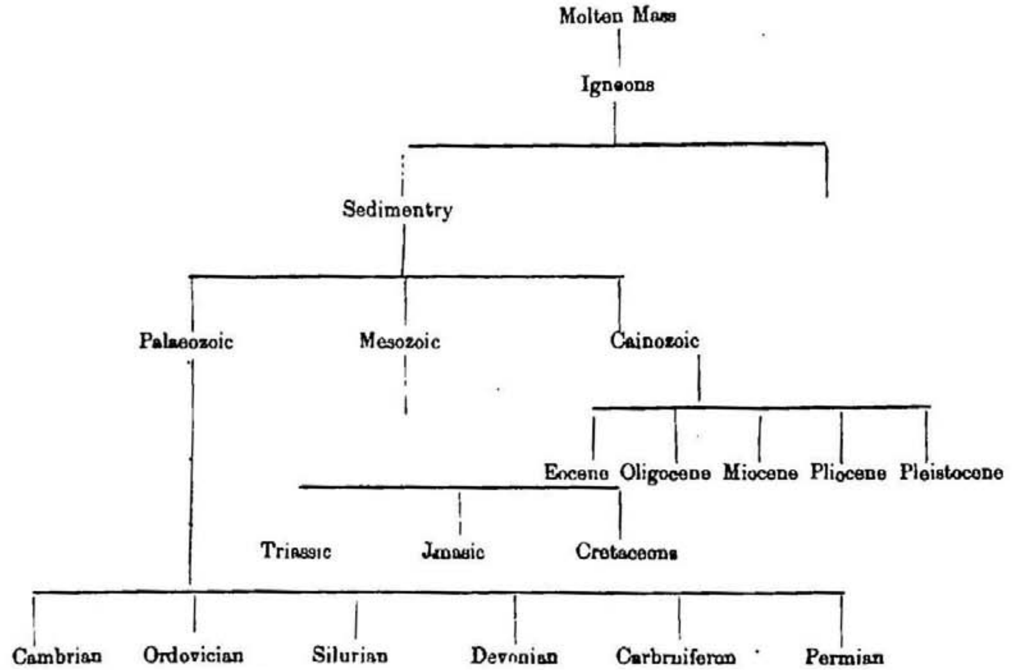

(۲) Sedimentry (سیڈیمنٹري) جو شي کسي سیال چیز کے نیچے جم جاتي ہے ' اُسے سي تي منٹ (Sediment) کہتے ہیں - چونکہ یہ زمین پاني کے نیچے صدھا قسم کي مختلف چیزوں کے بیٹھہ جانے سے بني ہے ' اسلیے اسکا نام (Sedimentry) رکھا گیا -

(۳) Metamorphic تحول پذیر شے کو میٹا مور فک (Metomorphic) کہتے ہیں - مگر اس لفظ کا اطلاق علم الارض میں زمین کي اُس تغیر شدہ صورت پر ہوتا ہے جو زمین کي حرارت یا اسکے دباؤ کي وجہ سے وقوع پذیر ہوتي ہے -

قسم سوم کي زمین یعني متاموروفک (Metomorphic) قسم اول (اگنینس Igneons) و قسم دوم (سي تي منٹري Sedimentry) سے بنا کرتي ہے -

قسم دوم (Sedimentry) کي تین قسمیں ہیں اور پھر ہر قسم کي تقسیم مختلف حیوانات کے وجود کے اعتبار سے مختلف طبقات یا ادوار میں کي گئي ہے -

(قسم دوم Sedementry کے اقسام ثلاثہ)

(۱) Primory or Palaeozoic - یہ لفظ یوناني زبان کے دو الفاظ (Paleo) اور (Zoe) سے مرکب ہے Paleo بمعني قدیم اور (Zoe) بمعني زندگي - اس زمین کو Palaeozoic اسوجہ سے کہتے ھیں کہ اس میں سب سے پہلے جاندار چیزوں کے آثار پائے جاتے ھیں - اس زمین کو Primory Rock بھي کہتے ھیں یعني ابتدائي زمین - ھم اپني اصطلاح میں " حیات قدیم " یا " عہد اول " کہیں تو بہتر ہے -

(۲) Messziicor Secondory یہ لفظ بھي یوناني زبان کے دو لفظوں Meso اور Zoe سے مرکب ہے - Meso بمعني اوسط اور Zoe بمعني حیات - اس زمین کو Mesozoic اس وجہ سے کہتے ھیں کہ اس قسم کے زمین میں " حیات قدیم " کي ذي روح اشیاء سے نسبتاً زیادہ نشو پذیر جاندار آثار پائے جاتے ھیں - اس زمین کو Secondry یعني دوسرے قسم کي زمین بھي کہتے ھیں - اسکا لفظي ترجمہ " حیات اوسط " یا " عہد ثاني " ہے -

(۳) Cainozoic or Tertiary یہ لفظ بھي یوناني کے دو الفاظ Cano اور Zoe سے مرکب ہے - Cano بمعني نو ساختہ یا جدید اور Zoe بمعني حیات - اس زمین کو Canozoic اسلئے کہتے ھیں کہ اس زمین میں موجودہ ذي روح اشیاء کے آثار پائے جاتے ھیں - Tertiary بھي کہتے ھیں ' یعني تیسرے قسم کي زمین -

(حیات قدیم یا عہد اول کے طبقات ستہ)

(۱) Cambarian اُس طبقہ ارض کا نام ہے جس میں شل Shell والے جانوروں کے آثار پائے جاتے ھیں - شل سے مراد وہ جانور ھیں جسکے جسم پر خار دار اور سنگین جلد ھوتي ہے -

(وجہ تسمیہ) اس طبقہ ارض کو Sedgwick نامي ایک عالم طبقات الارض نے ۱۸۳۶ میں دریافت کیا - ویلز کي زمین میں اس قسم کے جانوروں کے نشانات ملے - چونکہ ویلز کو Cambaria بھي کہتے ھیں' اسلیے اُس نے اس طبقہ کا نام اسي سرزمین کے نام پر رکھا -

(۲) Ordovician اس طبقہ ارض میں Cylindrical یعني وہ جانور جنکا جسم طول میں ھوتا ہے مثلاً مچھلي سانپ وغیرہ اور خار دار جانوروں کے نشانات ملتے ھیں -

(وجہ تسمیہ) Ordovices (اور ڈوویسس) ایک فرقہ کا نام ہے - جس جگہ یہ فرقہ آباد تھا - اوسي جگہ مسٹر- سي - لیپ ورتھہ (C. Lapworh) نے اس طبقہ کو دریافت کیا ' اسلیے اس فرقہ کے نام پر اس طبقہ کا نام رکھا گیا -

(۳) Silurian اس طبقہ میں مچھلیوں کے آثار ملتے ھیں - اس طبقۂ ارض کو Murchion نامي ایک ارضي نے سنہ ۱۸۳۵ ع میں دریافت کیا - فرقہ سلورس Silures کے ملک Siluria میں اس طبقہ کے آثار پائے گئے تھے - پس اس محقق نے اسکا نام اسي ملک کے نام پر رکھدیا -

(۴) Devonian اس طبقہ میں سیپ وغیرہ پائے جاتے ھیں - اس طبقہ کے آثار Devonshire نامي برطانیہ کے ایک صوبہ میں پائے گئے تھے - پس اسکا نام بھي اُسي صوبہ کے نام پر رکھا گیا -

(۵) Carboniferons اس طبقہ ارض میں رینگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے ھیں -

چونکہ اس طبقہ میں کوئلہ Coal بہت پایا جاتا ہے اسلئے اسکو Carboniferons کہتے ھیں یعني " کوئلہ کا طبقہ "

(۶) Permian یہ حیات قدیم یا عہد اول کے اُس آخري طبقہ کا نام ہے جس میں رینگنے والے جانوروں کے نشانات ذات الثدي جانوروں کے مشابہ ملتے ھیں - چونکہ اس طبقہ کي زمین ایشیا کے صوبہ پرم میں پائي گئي اس لئے اس طبقہ کا نام Permian پرمین رکھا گیا -

(حیات اوسط یا عہد ثاني کے طبقات ثلاثہ)

(۱) Triassic اس طبقہ میں ذات الثدي جانوروں کے نشانات ملتے ھیں - یہ طبقہ پہلے تین الگ الگ طبقوں میں منقسم تھا - مگر جدید تحقیق کي بنا پر جرمني کے علماے ارض نے اسکا نام Triasic رکھا - یعني " اتفاق ثلاثہ " -

(۲) Jurassic - اس طبقہ میں اُن رینگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے ھیں جو پرند کے مشابہ ھوتے تھے -

چونکہ اس طبقہ کي زمین کوہ جورہ میں پائي گئي - اس لیے اس طبقہ کا نام اسي پہاڑ کے نام پر رکھا گیا -

(۳) Cretaceons اس طبقہ میں سب سے پہلے پرند کا نشان پایا جاتا ہے - چونکہ اس طبقہ میں سفید مٹي زیادہ پائي جاتي ہے اس وجہ سے اسکے Cretaceons کہتے ھیں' یعني " خاک سفید کا طبقہ " -

(حیات جدیدہ یا عہد ثالثہ کے طبقات خمسہ)

(۱) Eocene یہ حیات جدیدہ یا عہد ثالث کا وہ قدیم ترین طبقہ ہے ' جس میں موجودہ عہد کے نباتات کے نشانات ملتے ھیں -

چونکہ موجودہ عہد کي ذي روح اشیاء کے آثار اسي طبقہ سے ملنا شروع ھوئے' اس لیے اس طبقہ کو Eocene کے نام سے موسوم کیا - یہ لفظ یوناني زبان کے دو لفظوں سے مرکب ہے - اسکا لفظي ترجمہ " صبح جدید " ہے -

(۲) Oligocene اس طبقہ میں موجودہ پالتو جانوروں کي نسي ابتدائي نسل کے آثار پائے جاتے ھیں -

یہ لفظ بھي یوناني کے دو لفظوں : Oligo اور Cene سے مرکب ہے - جنکے معني علی الترتیب کم اور جدید کے ہے -

(۳) Miocene اس طبقہ میں موجودہ ذات الثدی جانوروں کے آثار ملتے ھیں - یہ لفظ بھي یوناني کے دو الفاظ Mio اور Cene سے مرکب ہے - Cene کے معني اوپر بیان ھوچکے' Mio کے معني کمتر یا مختصر تر کے ھیں -

(۴) Pliocene اس طبقہ میں خار دار اور ذات الثدي' دونوں قسم کے جانوروں کے نشانات پائے جاتے ھیں -

Plio بمعني بیش تر اور زیادہ کے ھیں -

(۵) Pleiostocene یہي طبقہ ہے کہ جس طبقے میں انسان کے آثار پائے جاتے ھیں - Pleisto کے معني بالکل نئے کے ھیں -